SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 04, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یایها الذین امنوا اذا نودی للصلوة من یوم الجمعة فاسعوا الیٰ ذکر الله و ذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون ٥ فاذا قضیت الصلوة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله واذکروا الله کثیراً لعلکم تفلحون ٥ واذا راوا تجارة اولهوا انفضوا الیها و ترکوک قآئماً قل ماعندالله خیر من اللهو و من التجارة والله خیر الرزقین٥

ترجمہ۔ مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت ترک کر دو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ پھر جب نماز ہو چکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کا فضل تلاش کرو اور خدا کو بہت بہت یاد کرتے رہو تاکہ نجات پاؤ۔ اور جب یہ لوگ سودا بکتا یا تماشا ہوتا دیکھتے ہیں تو ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ کہہ دو کہ جو چیز خدا کے ہاں ہے وہ تماشے اور سودے سے کہیں بہتر ہے اور خدا سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

جناب چیئرمین-جزاک اللہ - Question Hour. Q. No.161 ڈاکٹر عبدالحئی -

(مداخلت)

جناب چیئرمین - کچھ confusion تھی - بہرحال کل کے سوالات بھی لگے ہوئے ہیں - جی سوال نمبر ۱۶۱- ڈاکٹر عبدالحئی -

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب، پہلے ساجد میر صاحب کا سوال نہیں آئے گا؟

جناب چیئرمین - وہ کل کے ہیں - پہلے آج کے آئیں گے، وہ scheduled ہیں وہ پہلے take up کر لیں پھر جو کل والے ہیں وہ take up کر لیں - نہیں جی پہلے جو آج کے scheduledہیں وہ پہلے لے لیں پھر وہ آ جائیں گے بجائے اس کے آج کے کل چلے جائیں - جو آج کا معاملہ ہے وہ آج deal کر لیں - جی سوال نمبر 161 ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب -

Mian Raza Rabbani: Sir, where is the Minister concerned.

Mr. Chairman: Yes, that is the problem , the Minister is not here.

میاں رضا ربانی - ادھر سینٹ چل رہا ہے اور وہ حاضر نہیں ہیں - لالیکا صاحب تو بیچارے آ کر بیٹھ گئے ہیں لیکن where are the other concerned Ministers sir.

Mr. Chairman: I agree with you, this is ridiculous. I can understand the problem

کہ آج نیشنل اسمبلی بھی چل رہی ہے -

میاں رضا ربانی - جناب لیکن پھر بھی اتنی لمبی تعداد Ministers کی ہے - ایک بیچارے لالیکا صاحب کو انہوں نے یہاں پر بھیج دیا ہے کہ he should come and face the music. باقی سینٹ کے جو اتنے وزیر ہیں وہ کدھر ہیں they have got no business in the National Assembly

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب ان کو بعد میں لے لیں - جو کل ہیں پہلے ان کو precedence ہو گی -

جناب چیئرمین۔ نہ جی ' کیسے بعد میں آنے ہیں پہلے وہ ہوں گے جو آج scheduled ہیں پھر جو postpone ہو کر آئے ہیں وہ آئیں گے ' پہلے کس طرح آ جائیں گے۔ اس طرح ہو گا تو پہلے کل کے آج آجائیں گے اور پھر آج کا یہ ہو گا کہ جی یہ کل پر چلے جائیں۔ اس طرح تو نہیں ہو سکتا۔

میاں رضا ربانی۔ جناب لالیکا صاحب تو جا رہے ہیں لیکن آپ کی طرف سے there must be a very stern warning.

Mr. Chairman: Yes, I agree with you.

Mian Raza Rabbani: Sir, this is no way, there is not a single member.

Mr. Chairman: I can understand , there is the problem but there should be somebody here to explain, to request.

کسی کو پرواہ ہی نہیں ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب اگر سینٹ کو اتنا lightly لیں گے تو پھر ہم سب لوگ کہاں جا کر کھڑے ہوں گے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب یہ وفاق کے حوالے سے اہم ادارہ ہے۔

میاں رضا ربانی۔ نہیں جناب ' اتنے Senators منسٹر ہیں where are they, the Law Minister is not here, he is supposed to be running the House. Sartaj Aziz sahib is not here, Mushahid is not here, they are all Ministers.

Mr. Chairman: I agree with you. Should we adjourn for ten minutes?

میاں رضا ربانی۔ ہاں جناب بالکل adjourn کریں۔

Mr. Chairman: So the House is adjourned for ten minutes.

آ گئے ' آ گئے ' آ گئے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ آ گئے ہیں اور وہ اتنے pressure میں تھے کہ وہ بعد میں

آئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میاں صاحب، ہمیں آپ کی آج مصروفیت کا احساس ہے لیکن کسی کو یہاں ہونا چاہیئے۔ کوئی ہے ہی نہیں۔

میاں رضا ربانی۔ جناب اصل میں چکر یہ ہے کہ بل پاس ہو گیا ہے now they are not bothered with the Senate.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا میری بات تو سن لیں۔ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ میں نے جو تین محکموں کے جواب دینے ہیں ان کو مہربانی سے آج defer فرما دیں کیونکہ نیشنل اسمبلی میں معاملہ کچھ-------

میاں رضا ربانی۔ جناب وہ تو نیشنل اسمبلی ہے سینٹ کی تو collective responsibility ہے this is a contempt of the Senate.

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ جناب یہ کیا چاہ رہے ہیں۔ How can the Senate be hostage to the Assembly?

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب سینٹ کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

Mr. Chairman: I don't agree with them.........

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ جناب آپ ہاؤس کو adjourn کریں، get the Minsiters.

Mr. Chairman: The House is adjourned for 15 minutes.

(Then the House was adjourned for 15 minutes and reassembled after a short duration.)

Mr. Chairman: Yes, Mian Raza Rabbani Sahib.

Mian Raza Rabbani: Seriously sir, I am going to say that from you

there should be a rebuke to the treasury benches, not to any particular person but in general that this is no way of treating the Senate. The statement of one of the honourable Minister that the Senate should be held hostage to the proceedings of the National Assembly, is also a slur on the Senate itself, this is something which is highly improper. I would kindly request you to pass your remarks.

Mr. Chairman: Raja Sahib , it is really regretable that the Ministers are not present here in time, I understand the difficulties

مشکلات کا مجھے احساس ہے لیکن اس کا کوئی نہ کوئی بندوبست تو ہو سکتا ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے کہ سینٹ کی اپنی ذمہ داریاں ہیں دوسرے ہاؤس کی اپنی ذمہ داریاں ہیں اور اگر کوئی mutual adjustment ہوتی ہے سوالوں کے متعلق یا دنوں کے متعلق تو وہ آپس میں بیٹھ کر مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کم ازکم یہاں آ کر کوئی بتا دے کہ یہ دقت ہے تو we are all here accommodating کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ لیکن جس دن یہاں انہیں ہونا ہے تو وزراء کو یہاں ہونا چاہیئے۔

(مداخلت)

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا! یہاں پر وزراء کی بہت بڑی تعداد ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب سیف اللہ پراچہ صاحب۔ جناب والا! میری تجویز یہ ہے کہ آج بڑے questions ہیں تو تین supplementaries سے زیادہ کی اجازت نہ دی جائے۔ and there is one more thing sir, وہ یہ ہے کہ سوالات دو دن کے اکٹھے ہو گئے ہیں تو اس پر میری تجویز ہے کہ اس کو آدھا آدھا treat کریں کہ

30 minutes for the first one and 30 minutes for the second one.

Mr. Chairman: Right. Yes, Aftab Sheikh Sahib.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین! کل جب کوٹہ سسٹم کا بل پاس ہوا تو تعداد جو گنی گئی وہ 64 کی تھی، ایک اپوزیشن میں اور 63 حق میں لیکن آج میں ہاؤس کو خالی دیکھ رہا ہوں۔ یعنی کل پوری effort کی گئی جس سے لوگ آئے۔ ہاؤس میں یہ کوشش کی جائے کہ attendance اسی طرح سے ہو جیسے کل تھی کیوں کہ یہ ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ proceedings میں حصہ لے اور اپنا contribution یہاں پر کرے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ پکڑ پکڑ کر لانا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں دیکھیں کل آپ کی پارٹی سے صرف آپ ہی حاضر تھے اور چار غیر حاضر تھے تو آپ بھی کوشش کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں یہی کہہ رہا ہوں کہ سب کوشش کریں۔

Questions and Answers

Mr. Chairman: Yes, Q. No. 161, Dr. Abdul Hayee Sahib.

@161. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the grade-wise details of salary and allowances being paid to the employees of Prime Minister's Office and Aiwan-e-Sadr; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to pay the same salary and allowances to all employees of the Secretariat, if so, when and if not, its reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Placed below at Annexures I and II respectively.

(b) There is no such proposal.

@ Deferred from the 96th Session

Annex-I

PRIME MINISTER'S OFFICE ISLAMABAD

(a) The Officers/Officials draw the following allowances/facilities in addition to their normal pay and allowances admissible to other government servants:-

(i) Rent free accommodation;

(ii) Furniture Allowance:

BS 20-22	=	Rs.125/- p.m.
BS 19	=	Rs. 95/- p.m.

(iii) PM's House Allowance:

BS 11-19	=	Rs.400/- p.m.
BS 07-10	=	Rs.300/- p.m.
BS 03-06	=	Rs.200/- p.m.
BS 01-02	=	Rs.100/- p.m.

For officers in BS-20 and above, utility charges are re-imbursed on actual basis.

(b)The subject of Pay & allowances is assigned to the Finance Division.

Annexure-II

The Officers/Officials draw the following allowances/facilities in addition to their normal pay and allowances admissible to other government servants:-

Presidents's Secretariat (Public)

S.No.	Categories of Employees	Aiwan-e-Sadr Allowance (Per month)	Utility Services (Per month)	Furniture Maintenance Allowance (Per month)
01.	Employees in BS 20-22	-	*	Rs.125/-
02.	Employees in BS 19	Rs.400/-	Rs.80/-	Rs.95/-
03.	Employees in BS 11-18	Rs.400/-	Rs.80/-	_
04.	Employees in BS 7-10	Rs.300/-	Rs.70/-	-
05.	Employees in BS 3-6	Rs.200/-	Rs.65/-	-
06.	Employees in BS 1-2	Rs.100/-	Rs.50/-	

*Utility Services (i.e. charges for Water, Gas and Electricity) of the Officers in BS-20 and above are being paid by the Government on actual basis. Besides, all the employees of the Aiwan-e-Sadr are entitled to rent free accommodation.

President's Secretariat (Personal)

S.No.	Categories of Employees	Aiwan-e-Sadr Allowance (Per month)	Utility Services (Per month)	Furniture Maintenance Allowance (Per month)
01.	Employees in BS 19-20	Rs.400/-	*	_
02.	Employees in BS 10-18	Rs.400/-	Rs.85/-	-
03.	Employees in BS 9	Rs.300/-	Rs.80	-

04.	Employees in BS 7-8	Rs.300/-	Rs.70/-	-
05.	Employees in BS 5-6	Rs.200/-	Rs.65/-	-
06.	Employees in BS 3-4	Rs.200	Rs.55/-	-
07.	Employees in BS 1-2	Rs.100/-	Rs.50/-	-

*Utility Services (i.e. charges for Water, Gas and Electricity) of the Officers in BS-19 and 20 are being paid by the Government on actual basis.

Mr. Chairman: Supplementary question.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا وزیر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ Prime Minister Secretariat میں یا President's Secretariat میں جو آفیسرز اور دوسرے ملازمین کام کرتے ہیں، جو سہولتیں ان کو دی گئیں ہیں مثلاً utility Bills وہ ادا نہیں کرتے اور ان کی رہائش بھی free ہے۔ جناب والا! جو دوسرے ملازمین ہیں وہ بھی تو اسی طرح کام کرتے ہیں اور مہنگائی وغیرہ کی مشکلات سے ان کو بھی دوچار ہونا پڑتا ہے تو پھر یہ کیا وجہ ہے کہ یہ سہولتیں ان کو نہیں دی جاتیں۔

جناب چیئرمین۔ جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یسین خان وٹو۔ جناب والا! عام سرکاری ملازمین کو تنخواہ اور allowances ان کے گریڈ کے مطابق دیئے جاتے ہیں۔ جو ملازمین Prime Minister Secretariat میں یا President's Secretariat میں ہیں انہیں اپنے عام تنخواہ اور Allowances سے رقم کچھ زیادہ ملتی ہے اور جس کے بارے میں یہاں تفصیل دی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے کوئی باقاعدہ اوقات کار نہیں ہوتے کہ اتنے بجے سے اتنے بجے تک انہوں نے کام کرنا ہے جس طرح عام Secretariat کے یا عام ملازمین کے ہوتے ہیں بلکہ تقریباً سمجھ لیجیئے کہ انہیں بہت سارا overtime کرنا پڑتا ہے، وزیر اعظم صاحب کے ساتھ، صدر صاحب کے ساتھ اور اس وجہ سے ان کے فرائض میں جو وقت کا تعین ہے وہ نہیں ہوتا، تقریباً وہ چوبیس گھنٹے ڈیوٹی پر رہتے ہیں۔ اس لئے ان کو یہ معمولی سی کچھ مراعات ہیں، یہ اتنی کوئی بہت زیادہ نہیں ہیں۔ یہ رقوم آپ کے سامنے ہیں۔ تنخواہ وہ اپنی دیتے ہیں اور جو باقی ملازمین ہیں ان کو بھی گریڈ کے مطابق تنخواہیں بھی ملتی ہیں اور ساری مراعات بھی ملتی ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔ جناب احسان الحق پراچہ صاحب۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب چیئرمین! میں وزیر صاحب یہ پوچھنا چاہوں گا کہ وزیر اعظم ہاؤس کے جو allowances ہیں وہ تو ٹھیک ہیں، وہاں کام ہوتا ہے، یہ صدر مملکت کے جو ملازمین ہیں جو ایوان صدر میں کام کرتے ہیں، ان کے پاس تو کام ہی کوئی نہیں ہے، وہاں تو کوئی پیپر بھی نہیں جاتا تو پھر ان کو یہ allowances دینے کی کیا تک ہے؟ کیا حکومت اس کو review کرے گی کہ ان کے یہ allowances withdraw ہونے چاہئیں۔ وہاں تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا۔ سارا دن وہ لوگ گپیں لگاتے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! وزیراعظم ہاؤس میں بھی کام ہوتا ہے اور ایوان صدر میں بھی کام ہوتا ہے۔ وہ فرما رہے ہیں کہ کوئی کاغذ ہی نہیں جاتا۔ آپ کو جتایا ہے کہ ہر کاغذ، ہر advice جو وزیر اعظم کی ہے وہ صدر صاحب کے پاس جاتی ہے۔ Visitors ان کے پاس آتے ہیں، باہر کے لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ اپنے ملک کے لوگ ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ صدر کے بھی اپنے کام ہیں اور ادھر وزیر اعظم ہاؤس کے بھی اپنے کام ہیں۔ یہ مناسب سی رعایت ہے جو آج نہیں دی گئی، یہ ہمیشہ سے دی جاتی رہی ہے، یہ کوئی آج شروع نہیں کی ہے۔

جناب احسان الحق پراچہ: جناب چیئرمین! جب ان کے پاس اختیار ہوتے تھے تو جب وہ اس سے زیادہ بھی allowances کے حقدار تھے۔ میں حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ economy کی خاطر آپ ذرا اسے review کروالیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: عرض یہ ہے کہ economy already کی جا چکی ہے۔ پہلے ملازمین کی بہت زیادہ تعداد تھی جس کو کم کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی ڈاکٹر حئی بلوچ صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ فرماتے ہیں کہ وہاں کام زیادہ ہے اور بہت سے لوگ بھی وہاں جاتے ہیں۔ ویسے تو یہ جو پرائیویٹ سیکرٹریز ہیں وزراء کے جناب، یہ اتنا زور لگاتے ہیں، اتنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہیں کہ آپ حیران ہوں گے۔ یہ ایک گینگ ہے۔ اب یہ بھی تو چوبیس گھنٹے کام کرتے ہیں، لیکن آپ بتائیں یہ تو اپنے اثر و

رسوخ کے لئے جاتے ہیں جناب۔ یہ میں آپ کو حقیقت بتا رہا ہوں۔ وزیراعظم ہاؤس یا ایوان صدر میں لوگ اپنے مراسم بڑھانے کے لئے جاتے ہیں اور ان مراسم کو اپنے حق میں استعمال بھی کرتے ہیں اور پھر allowances بھی ان کو دیتے ہیں۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: وزراء کے پرائیویٹ سیکرٹریز کو بھی additional allowances ملتے ہیں۔ وہ علیحدہ allowances ہوتے ہیں، وزیر اعظم ہاؤس والے allowances نہیں ہوتے اور وہ بھی بہت عرصے سے مقرر ہیں۔

Mr. Chairman: O.K. Next question is No.67, Sajid Mir sahib.

67. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state the total amount spent on the construction of Prime Minister's Secretariat building and the amount spent on provision of furniture in it, separately?

Minister Incharge of the Cabinet Division: The expenditure incurred so far on the Construction and furnishing of Prime Minister's Secretariat is Rs.1041.531 Million as per details given below:-

(i)	Construction work (Civil, E/M and Others).	= Rs.942.550 (Million)
(ii)	Furnishing.	= Rs.98.981 (Million)
	Total:	= Rs.1041.531 (Million)

Mr. Chairman: Any supplementary question? Yes, Dr. Safdar Ali Abbasi sahib.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب یہ سوال ہے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے بارے میں اور یہ غالباً سیکرٹریٹ بننا شروع ہوا تھا جب مسلم لیگ کی بلکہ اس وقت IJI تھی، بلکہ یوں کہیں کہ جب میاں محمد نواز شریف صاحب کی پہلی حکومت تھی۔ اس سیکرٹریٹ پر تقریباً ایک ارب روپیہ خرچ ہوا ہے لیکن اب وہ سیکرٹریٹ کو abandon کرکے چلے گئے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو ایک ارب اس

سیکرٹریٹ پر خرچ ہوا ہے ' یہ اب کس ضمن میں گیا ہے اور وہاں پر اب کیا کام ہو رہا ہے ؟ آیا آپ اس بات کے لئے تیار ہیں کہ جو بہت سے آپ کے دفاتر کرایہ پر حاصل کی گئی عمارتوں میں ہیں انہیں آپ یہاں پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں شفٹ کردیں جبکہ میاں صاحب اس کو چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جناب والا! اس سلسلے میں حکومت مناسب غور کرے گی اور اس کا انشاء اللہ بہتر حل نکالنے کی کوشش کرے گی۔

جناب چیئرمین : اب دیکھیں کتنے سوالات آ رہے ہیں' ایک' دو' تین' چار' میں کس کس کو وقت دوں۔ جی جناب رضا ربانی صاحب۔ اس کے بعد جاوید اقبال صاحب۔

میاں رضا ربانی : میں فاضل وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا جناب کہ کیا یہ درست ہے کہ پچھلے یا اس سے پچھلے نیشنل اسمبلی کے سیشن میں ایک قرارداد پاکستان مسلم لیگ کی طرف سے move کی گئی تھی کہ جناب پرائم منسٹر صاحب یا جیسے پہلے ہوتا تھا کہ ابا جی واپس گھر آجائیں آپ کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ جناب چیئرمین! پرائم منسٹر صاحب آپ واپس سیکرٹریٹ آجائیں۔

جناب چیئرمین : جی منسٹر فار پارلیمنٹری آفیئرز۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو : جناب والا ! یہ مسلم لیگ کی طرف سے تو move نہیں کی گئی تھی کچھ ممبران کی طرف سے ذاتی طور پر move کی گئی تھی۔

جناب چیئرمین : اچھا' جی جناب حاجی جاوید اقبال عباسی ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جناب چیئرمین! پارلیمانی پارٹی میں بھی ہم نے درخواست کی تھی پرائم منسٹر آف پاکستان کو کہ جو سیکرٹریٹ بن چکا ہے اس کو برائے مہربانی خالی نہ کریں اور آپ وہاں جائیں۔ سکیورٹی نے بھی یہ رپورٹ دی ہے کہ security point of view سے بھی نیا دفتر مناسب نہیں ہے۔ وزیر صاحب فرمائیں گے کہ کیا وزیر اعظم صاحب کا کوئی ارادہ ہے پرانے سیکرٹریٹ میں واپس جانے کا' جو کہ بہت ضروری ہے کیونکہ وہ بلڈنگ خالی پڑی ہے۔ اگر وہ نہیں جانا چاہتے تو پھر دفتروں پر جو باہر کے اخراجات کرایے کی مد میں ہوتے ہیں' وہاں پر منسٹریوں کو شفٹ کیا جائے۔

جناب چیئرمین : جی جناب منسٹر صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ پچھلے دنوں بھی جب پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ ہوئی تھی تو اس دن بھی بہت سارے ممبر صاحبان نے یہ تجویز پیش کی تھی اور میرے خیال میں یہ تجویز بڑی اچھی اور مناسب ہے، حکومت اس پر غور کرے گی۔

جناب چیئرمین ۔ جی نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ میں بھی یہی تجویز پیش کرتا ہوں کہ پرائم منسٹر صاحب واپس اس میں آجائیں کیونکہ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ ایک آدمی کی عزت اس سے بڑھتی ہے کہ وہ اچھی بلڈنگ میں رہے' یا اس کی بےعزتی ہوتی ہے کہ وہ اچھی بلڈنگ میں نہ رہے تو یہ غلط ہے۔ یہ ہر ایک آدمی کے اپنے کردار پر ہوتا ہے لیکن یہ بلڈنگ ان کے نہ آنے سے خراب ہو جائے گی۔ میرے خیال میں اپوزیشن والے بھی میرے ساتھ' بہت سے ساتھی اس میں شریک ہیں۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین ۔ جی منسٹر برائے پارلیمانی امور ۔ تجویز انہوں نے دی ہے کہ جی پرائم منسٹر صاحب واپس آجائیں کیونکہ اس دفتر کا ایک وقار ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ یہ مناسب تجویز ہے حکومت اس پر غور کرے گی۔

جناب چیئرمین ۔ جی بشیر احمد مٹہ۔

جناب بشیر احمد مٹہ ۔ کسی شخص نے لوگوں سے کہا کہ آپ کہیں کہ میرے سر پر تاج رکھیں۔ وہ انکار کرتا تھا لیکن وہ کہتے تھے کہ نہیں آپ رکھیں۔ صاف بات ہے ایک سیکرٹریٹ بنا ہے پرائم منسٹر کے لئے' یہ کتنی عجیب بات ہے کہ انہوں نے اسے واپس کر دیا۔ مہربانی کر کے اسے سنبھال لیں اور اس میں یونیورسٹی مت کھولیں' یونیورسٹی کسی اور جگہ پر کھولیں' بلکہ آپ کے چھوٹے چھوٹے صوبے ہیں ان میں یونیورسٹیاں کھولیں۔ اسلام آباد میں نہ کھولیں۔ یہ تو capital ہے۔ آپ اپنے سیکرٹریٹ میں واپس آجائیں اور منتیں مت کروائیں' سیدھا سادہ سیکرٹریٹ آپ کے لئے بنا ہے اور آپ واپس آجائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ۔ یہ میں عرض کرتا ہوں کہ معزز ارکان کے جذبات ہم وزیراعظم تک پہنچائیں گے اور انہیں کہیں گے کہ نظر ثانی کریں۔

جناب چیئرمین : ڈاکٹر اسمٰعیل بلیدی - سوال نمبر 21-

71. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state the number of working Federal Secretaries belonging to various provinces, with province-wise break-up?

Minister Incharge of the Establishment Division: Presently there are 27 Federal Secretaries/Additional Secretaries Incharge of the Ministries/Divisions as per province-wise break-up given below:-

Punjab		20
Sindh		06
NWFP		01
Balochistan		00
	Total:	27

جناب چیئرمین : سپلیمنٹری سوال-

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب یہ انتہائی اہم سوال ہے- میں نے پوچھا تھا کہ صوبہ وار بتائیں کہ کتنے وفاقی سیکرٹری اسلام آباد میں ہیں اور آپ ان کا جواب دیکھ سکتے ہیں -ہمیں یہاں سوال کرنے کا صرف ایک فائدہ ہے کہ آپ سب لوگ consider کریں کہ کس طرح کا ظلم ہمارے ساتھ ہو رہا ہے- عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ یہاں پر سوال آتے ہیں اور یہ گول مول جواب دیکر ان پر کوئی توجہ نہیں دیتے- ہمیں یہاں پر سوال کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے- پنجاب کے 20 وفاقی سیکرٹری ہیں' سندھ کے 6 ہیں ' سرحد سے ایک' بلوچستان nil جناب چیئرمین! کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ موجودہ وفاقی کابینہ میں بھی بلوچستان کا ایک وزیر نہیں ہے- یعنی چھ مہینے سے یا ایک سال سے ہماری کوئی نمائندگی وفاقی کابینہ میں نہیں ہے- میں منسٹر صاحبان سے کہتا ہوں کہ توجہ یہاں پر کریں- جناب آپ رولنگ دیں کیونکہ وہ مسئلے کو serious نہیں لے رہے ہیں-

میاں محمد یسٰین خان وٹو : آپ سوال کریں میں جواب دوں گا-

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : نہیں نہیں وہ منسٹر جب تک توجہ نہیں دیں گے۔

جناب چیئرمین : نہیں آپ کو منسٹر صاحب جواب دیں گے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : نہیں تہیں وہ بھی سمجھیں کیونکہ وہ بھی اسی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین : جاوید ہاشمی صاحب! وہ کہتے ہیں کہ آپ بھی ان کا سوال سنیں۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب چیئرمین! جب وفاقی کابینہ میں ہمارا ایک منسٹر بھی نہیں ہے اور وفاقی سیکرٹریوں میں ایک سیکرٹری بھی نہیں ہیں تو وہ کس طرح ہمیں مطمئن کریں گے کہ ہم پاکستان کا حصہ ہیں اور یہاں ہمارا بھی حق ہے ۔ یہ انتہائی ظلم ہے۔ یہ کب تک اس زیادتی کو ختم کریں گے کب تک اس ناانصافی کو ختم کر کے ہمیں مطمئن کریں گے؟

جناب چیئرمین : منسٹر برائے پارلیمانی امور۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جناب والا! وفاقی سیکرٹری گریڈ 22 کا ہوتا ہے ۔ اس وقت بلوچستان کے دو صاحبان ہیں گریڈ 22 کے، ایک چیف سیکرٹری بلوچستان ہیں، یعنی یہاں بھی وہ سیکرٹری لگ سکتے ہیں اور وہاں پر چیف سیکرٹری لگے ہوئے ہیں۔ دوسرے سکندر حیات جمالی ہیں، ان کی پوسٹنگ بھی جلد متوقع ہے۔ بس یہ دو صاحبان ہیں۔

جناب چیئرمین : لیکن وہ کہتے ہیں کہ اور ہونے چاہئیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو : جوں جوں اور آتے جائیں گے انشاء اللہ ان کو بھی accommodate کیا جائے گا۔ بلوچستان کے حقوق کے تحفظ کے لئے میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ حکومت مسلسل کوشش کر رہی اور ہر لحاظ سے کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین : جی حبیب صاحب۔ آج سوال صرف تین چار ہیں اس لئے مجھے تھوڑا سا خیال کرنا پڑے گا۔

جناب حبیب جالب بلوچ : جناب! میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں گریڈ ۲۲ کا مسئلہ ہے۔ بنیادی مسئلہ democracy کا ہے۔ Fullfledge

اسی وقت ممکن ہو سکتی ہے جب آپ تمام صوبوں کو equal participation in the state affairs treat کریں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ Constitution میں ایسی provisions موجود ہیں جن کے تحت equal uplift of the society ہونی چاہیئے socio-economically, politically, administratively. جب آپ تمام شعبوں میں صوبوں کو equal treat کریں گے تب یہ فرق ختم ہو گا۔ اگر آپ ۴۸ سالوں سے بلوچستان یا دوسرے چھوٹے صوبوں کو equal treat کرتے تو آج بائیس گریڈ میں ہمارے پاس چالیس افراد ہوتے۔ آپ خود اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بلوچستان سے صرف دو ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ نے شروع ہی سے بلوچستان کے ساتھ نو آبادیاتی سلوک روا رکھا ہے اوراس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ جناب! بائیس گریڈ کا مسئلہ نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ اب بھی DMG group اور دوسری جو آپ نے پالیسیاں رکھی ہوئی ہیں، جب تک ان میں آپ ترمیم نہیں کریں گے، تب تک آپ صوبوں کی نمائندگی کو یقینی نہیں بنائیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ disparity ہے' uneven development in different spheres of the life.

جناب چیئرمین: سوال آپ کا کیا ہے؟

جناب حبیب جالب بلوچ: سوال یہ ہے کہ کیا آپ اس ہاؤس کو assurance دیں گے کہ آپ تمام صوبوں کے ساتھ equal treatment کریں گے اورمسلمان ہونے کے ناطے تمام شعبہ ہائے زندگی میں ان کی نمائندگی کے لئے راستے کھولیں گے؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یسین خان وٹو: جناب! میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم سب صوبوں کے ساتھ equally treat کرتے ہیں ان کے حقوق کے مطابق۔ ایک بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ یہ سوال سیکریٹری کی تعیناتی کا' posting کا ہے۔ جس وقت recruitment ہوتی ہے اس وقت تمام صوبوں کا جو تناسب ہے' جو ان کا quota ہے' اس کے مطابق selection کی جاتی ہے لیکن partition سے پہلے یا اس کے فوراً بعد تعلیمی طور پر بلوچستان کے جو حالات تھے وہ باقی صوبوں کے مقابلے میں ذرا کمزور تھے۔ جب سے پاکستان معرض وجود میں آیا ہے کوٹے کے مطابق یہ کوشش کی جا رہی ہے اور کل بھی----

جناب چیئرمین: نہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ پچاس سال سے recruit تو ہو رہے ہیں' تو

پچاس سال میں بائیس میں کیوں نہیں پہنچے؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو: اس کے بعد وہ اپنے کوٹے کے مطابق آتے ہیں اور یہ جو اس وقت دو ہیں وہ میں عرض کر رہا ہوں کہ۔۔۔۔

جناب چیئرمین: نہیں کوٹے کے مطابق تو آ رہے ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب چونکہ وہ لیٹ شروع ہوئے۔ اس لئے پوزیشن یہ ہے۔

جناب چیئرمین: بہرحال آپ یہ کوشش کریں کہ they should get their right. ہر دفعہ یہ سوال آتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ کوئی pro-active discrimination کے تحت کچھ کرے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب promotion میں کوٹہ نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: نہیں ہوتا لیکن کچھ تو کریں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: لیکن جو اپنے کوٹے کے مطابق بھرتی ہوئے تھے ان میں سے یہ دو صاحبان یہاں تک پہنچے ہیں۔

جناب چیئرمین: بہرحال یہاں proactive discrimination کی ضرورت ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: ہم بہرصورت اس بات کا خیال رکھیں گے کہ other things being equal, بلوچستان کے حقوق کا زیادہ خیال رکھا جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی طاہر بزنجو صاحب۔

جناب محمد طاہر بزنجو: جناب! مسئلہ صرف سیکریٹریوں کا نہیں ہے کہ درجنوں سیکریٹریوں میں سے بلوچستان کا ایک بھی نہیں ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آپ کے جتنے بھی financial institutions اور organizations ہیں ' آپ کی divisions ہیں ' Ministries ہیں ' یعنی جتنے بھی decision making ادارے ہیں ' ان میں بلوچستان کا کوئی نمائندہ نہیں ہے۔ میں صرف اس لئے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ نصف صدی سے آپ اس صوبے کے ساتھ ' جو سچ تو یہ ہے کہ پاکستان کا مستقبل ہے ' یہ سلوک کیوں کر رہے ہیں؟

Mr. Chairman: Minister for Parliamentary Affairs.

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب معزز رکن خود بڑے ذمہ دار ہیں لیکن حکومت کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ بلوچستان کے حقوق کا خیال رکھا جائے۔ آپ لوگ خود بھی فرما رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے بھی کئی دفعہ فرمایا ہے کہ بلوچستان پاکستان کا مستقبل ہے اور اسی حیثیت سے بلوچستان کے مسائل کی طرف بھی توجہ انشاء اللہ دی جا رہی ہے اور دی جائے گی' اگر کسی جگہ پر کوئی کوتاہی ہے۔

جناب چیئرمین: جی میجر مختار صاحب۔

میجر (ریٹائرڈ) مختار احمد خان: جناب چیئرمین! انہوں نے لکھا ہے کہ ہمارے صوبہ سے ان میں سے ایک Federal Secretary ہیں کیونکہ ایک تو ریٹائر ہو گئے ہیں۔ I do not know who is this

جناب چیئرمین: جی مجھے ان کا نام یاد ہے' ان کا نام ظہیر سجاد ہے' and he is Secretary Economic Affairs ان کا تعلق ہزارہ سے ہے۔ جی جناب خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور: جناب چیئرمین! میرے وزیر دوست نے ایک دو نام بتائے ہیں' ایک چیف سیکریٹری صاحب اور ایک سکندر حیات کا لیکن میرے خیال میں وہ بھی OSD ہے۔ وہ یہاں آیا ہوا ہے بہت مدت سے لیکن اگر وہ ہے تو یہاں NIL کیوں ہے؟ دوسری بات یہ ہے جیسے میرے بھائی نے کہا ہے کہ جتنی بھی کارپوریشنز ہیں اس میں آپ بلوچستان کی نمائندگی بتائیں' کوئی ایک کارپوریشن کا چیئرمین بلوچستان سے ہو' کہیں بھی کوئی نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ جو آ جاتے ہیں' پچھلے دنوں میں چار پانچ آدمی آئے تھے' کوئی 9 مہینے یا ایک سال انہوں نے یہاں گزارا' لیکن ان کو اتنا تنگ کیا گیا' اتنا تنگ کیا گیا' ان کو مکان تک نہیں دیا گیا' ان کو گاڑیاں نہیں دی گئیں' کبھی بلوچستان ہاؤس والے ان کا بستر باہر پھینکتے تھے کہ یہاں سے نکل جائیں۔ جب وہ یہاں آ جاتے ہیں' پھر آپ کی یہاں جو establishment ہے وہ شاید ان کو برداشت نہیں کرتی ہے۔ وہ ان کو اتنا تنگ کر دیتے ہیں کہ وہ مجبور ہو کر یا تو چھٹی پر چلے جاتے ہیں یا واپس وہیں اپنی جگہ پر چلے جاتے ہیں۔

آپ ہمیں یہ بتائیں کہ آخر یہ سلوک بلوچستان کے ساتھ کیوں ہے اور آپ کا یہ رویہ کب تک رہے گا۔ اب آئی جی پولیس ہے' آپ کے چار پانچ آئی جی پولیس ہیں' ان میں سے ایک بھی بلوچستان سے تعلق رکھنے والا نہیں ہے' ڈومیسائل ان کے ضرور ہوتے ہیں لیکن وہ خود بلوچستان سے ہوتے نہیں ہیں۔ آخر یہ کب تک ہوتا رہے گا' کیوں آپ ان کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ آپ یہ یقین دہانی کرائیں

کہ ہر جگہ بلوچستان کو اپنے کوٹے کے مطابق نمائندگی دیں گے اور اگر دیں گے تو کب تک دیں گے؟

جناب چیئرمین، جی یسٰین خان وٹو صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو، جی کوٹے کے مطابق بالکل نمائندگی دیں گے۔ کسی جگہ پر کسی سرکاری ملازم کے ساتھ یہاں کسی نے کوئی زیادتی کی ہے تو اگر یہ اس وقت ہمارے نوٹس میں لے آتے تو اس وقت ہی ہم اس چیز کو remove کر دیتے۔ اب یہ matter closed and passed ہے لیکن اگر وہ چاہیں تو اس چیز کو دیکھا جا سکتا ہے کہ کسی شخص کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے۔ اگر ہوئی ہے تو کس نے کی ہے؟ اور اس کے خلاف کارروائی ہوسکتی ہے لیکن میں آپ کی وساطت سے یقین دلاتا ہوں کہ بلوچستان کے حقوق کا ساری فیلڈز میں خیال رکھا جائے گا اور کیونکہ اب سنیارٹی کی stage پر آ رہے ہیں بہت سارے بلوچستان کے افسران تو انشاء اللہ وہ آئی جی بھی بنیں گے اور دوسری جگہوں پر بھی آئیں گے لیکن اپنی promotion and seniority کے مطابق آئیں گے۔

جناب چیئرمین، دیکھیں ناں اب تین سوالات ہو چکے ہیں، چلیں پہلے راشدی صاحب سے سندھ کے متعلق پوچھ لیتے ہیں، پھر بلوچستان، پھر ہزارہ، پھر این ڈبلیو ایف پی۔

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ Federal Secretaries مختلف صوبوں کے کون کون سے ہیں؟ جواب یہ دیا گیا ہے کہ Federal Secretaries or Additional Secretaries، اب اس میں انہوں نے سندھ کے چھ لکھے ہیں۔ سوال Federal Secretaries کے بارے میں تھا۔ مگر چونکہ ایک بھی سندھ صوبے سے تعلق رکھنے والا Federal Secretary نہیں ہے، کچھ Additonal Secretaries ہیں تو اس کو cover up کرنے کے لئے انہوں نے Additional Secretaries کے بارے میں کہا ہے، حالانکہ Additional Secretaries کے متعلق سوال نہیں پوچھا گیا ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ کون کون سے چھ Federal Secretaries ہیں جن کا تعلق سندھ سے ہے؟

میاں محمد یسٰین خان وٹو، جناب والا! میں عرض کروں گا کہ جہاں تک Federal Secretaries انہوں نے پوچھے ہیں، ایک تو وہ جو Federal Secretaries ہیں اور as such appointed ہیں۔ دوسرے ہیں Additional Secretaires جو انچارج ہیں منسٹریوں کے۔

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو، میں عرض کرتا ہوں کہ جو *Additional Secretaries* ہیں وزارت کے انچارج ہیں' وہ Federal Secretaries کے مطابق ہیں۔ ان چھ کے نام میں اس وقت نہیں بتا سکتا۔

جناب حسین شاہ راشدی، جناب صرف فیڈرل سیکریٹری انچارج یا او ایس ڈی کہیں پہ لگایا ہے وہ نہیں۔ آپ سندھ کا ایک فیڈرل سیکریٹری بتائیں' نام بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، نام اس وقت میرے پاس نہیں ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی، اچھا آپ یہ بتائیں گے کہ کوئی فیڈرل سیکریٹری اس وقت سندھ کا ہے؟ نام نہ بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ میرے پاس نام ہوتے تو میں بتا سکتا۔

جناب حسین شاہ راشدی، نام نہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جناب چیئرمین مجھے اجازت دیجئے میں پڑھ کے سنا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین، ہیں نام' کیا مل گئے ہیں؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو، جی۔ کیبنٹ ڈویژن کے ہیں اے ڈبلیو قاضی۔

میاں رضا ربانی، نہیں وہ تو ایڈیشنل سیکریٹری ہیں۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں اے ڈبلیو قاضی سیکریٹری ہیں' کیبینٹ سیکریٹری ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو، وہ پورے سیکریٹری ہیں۔ کامرس ڈویژن کے ہیں منظور الٰہی' پنجاب کے ہیں۔ کمیونیکیشن کے ہیں اکرم شیخ' یہ بھی پنجاب کے ہیں۔ پھر کلچر سپورٹس اور ٹورزم کے ہیں' سید روشن ضمیر یہ بھی سندھ کے ہیں۔ ڈیفنس سیکریٹری پنجاب کے ہیں۔ اکنامک افیئرز کے NWFP کے ہیں' جناب ظہیر سجاد۔ ایجوکیشن کے صفدر محمود پنجاب کے ہیں۔ انوائرنمنٹ' لوکل گورنمنٹ اور رورل کے مسٹر زبیر قدوائی سندھ کے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے جناب محمد افضل کہوٹ یہ بھی پنجاب کے ہیں۔ فنانس والے خالد جاوید پنجاب کے ہیں۔ فوڈ اور ایگریکلچرل خالی ہے۔ Additional charge of the

post held by Mr. Nazar Abbas Siddiqui, Secretary ,Ministry of Information and Media .Development فارن افیئرز میں جناب شمشاد علی پنجاب کے ہیں۔ ہیلتھ میں حسن رضا پاشا پنجاب کے ہیں۔ ہاؤسنگ کی سیٹ خالی ہے .additional charge of the post is held by Mr Zafarullah Khan, Secretary Labour and Manpower. انڈسٹری اور ایجوکیشن ڈویژن کے ابو شمیم ہیں' یہ بھی پنجاب کے ہیں۔ کامران رسول ' ایڈیشنل سیکریٹری ہیں۔ کشمیر افیئرز خالی ہے۔ ایڈیشنل چارج ظہیر سجاد صاحب سیکرٹری اکنامک افیئرز کے پاس ہے۔ Law, Justice and Parliamentary Affairs___

جناب حسین شاہ راشدی، نہیں صاحب یہ سب ایڈیشنل سیکریٹری ہیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، سیکریٹری زیادہ نکل آئے ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی ، یہ تو انھوں نے کوئی دس بارہ بتا دیئے ہیں۔ جواب میں چھ ہیں۔

جناب چیئرمین، وہ کہتے ہیں زیادہ نکل آئے ہیں۔ بہرحال جی the matter needs to be dealt seriously and brought to the notice of concerned...

میاں محمد یٰسین خان وٹو ، جناب میں ہدایت کروں گا متعلقہ محکمہ کو کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں کہ کوٹہ سسٹم نہیں ہے تو وہ سارے صوبوں کو مناسب نمائندگی دیں۔

جناب چیئرمین، حاجی جاوید اقبال عباسی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ، جناب اس میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں آپ دیکھیں کہ پورے پاکستان میں چار صوبے ہیں اور فاٹا اس کے علاوہ ہے۔ پنجاب سے ۲۰' سندھ سے چھ اور سرحد کا ایک اور بلوچستان nil اور فاٹا کا نام ہی نہیں ہے۔

آپ دیکھیں کہ یہ فرق کیوں ہے۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اس میں اسلام آباد بھی شامل نہیں ہے۔ تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں پوچھنا چاہوں گا کہ ایک سیکریٹری ورکس سردار ریاض صاحب کو ترقی دیکر ' وہ دیانتدار آدمی تھا ' یہاں لگایا گیا تھا اس کو بھی یہاں سے ہٹا کر Monopoly Board کا چیئرمین بنا دیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا وزیر صاحب سے کہ آیا یہ فرق کیوں ہے؟ آئندہ اس فرق کو نکالنے

کے لئے کونسا طریقہ اپنائیں گے۔ فاٹا میں پڑھے لکھے لوگ ہیں، NWFP میں ہیں، سندھ میں ہیں، بلوچستان میں ہیں، پنجاب سے بھی ہمارے بھائی ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ برابر کے حصے میں لوگوں کو promote کیا جائے اور ان کو حصہ دیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ O.K جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! اس حوالے سے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ اس کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ اگر کہیں کسی جگہ پر ایسی کوئی کوتاہی ہوئی ہے تو اس کو درست کریں گے اور اگرچہ کوٹہ سسٹم نہیں ہے مگر کوشش کی جائے گی کہ سارے صوبوں کو نمائندگی مل جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی حئی بلوچ صاحب۔ جی، جی فرمائیے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ سینٹ بھی گواہ ہے اور آپ بھی اس بات کے گواہ ہیں، پورا ایوان گواہ ہے کہ ان کو حکومت میں سوا دو سال ہوئے ہیں، یہ کہتے ہیں چلو ماضی کو چھوڑ دیں۔ جناب اب آپ دیکھیں جتنا بھی civil structure ہے، zero آپ کے سامنے انہوں نے بتایا، کوئی نمائندگی نہیں ہے حالانکہ ہمارے بلوچستان میں اس وقت چھ grade 21 کے افسر ہیں گو کہ انہوں نے بلاجواز کچھ 21, 22 کے افسر معطل بھی کئے ہیں، چھ grade 21 کے اور grade 22 کس وقت ملتا ہے، یہ گورنمنٹ کی صوابدید پر ہوتا ہے، grade 22 کا مسئلہ ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

دوسرا جناب یہ دیکھیں کہ جتنے MNAs, Senators ہیں PIA یہ Investment Bureau یہ PTV اور بہت سے ادارے ہیں۔ آپ دیکھیں ہونا یہ چاہیئے تھا کہ جن صوبوں سے نمائندگی نہیں ہے یہ public offices ان کے لئے ہوتے۔ ان میں انہوں نے سارے پنجاب سے لئے۔ وفاقی کابینہ میں بھی ہم zero ہیں۔ اب یہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم کریں گے، یہ تو ایسا ہے ہماری بلوچی میں کہتے ہیں(بلوچی) تو یہ ان کا رویہ ہمارے ساتھ اتنا غیر سنجیدہ ہے، میں آپ کو ایمانداری سے کہہ رہا ہوں۔ یہ صرف لفاظی کرتے ہیں اس لئے ہم ان کی لفاظی پر احتجاج کرتے ہیں اور walk out کرتے ہیں اور اپنا پورا احتجاج کرتے ہیں، سارے بلوچستان کے جو نمائندے ہیں، ہم اپوزیشن کو بھی عرض کریں گے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں۔ یہ ہمارے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ جب policy making اداروں میں نمائندگی ہی نہیں ہے، جب ہم State structure میں نہیں ہیں، وفاقی کابینہ میں نہیں ہیں، public offices میں نہیں ہیں تو ہم کیا کریں گے۔ ہم کس طرح کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ہم کس طرح سے ترقی کریں، کیسے develop ہوں گے۔ یہ

عجیب باتیں ہیں کوئی نمائندگی نہیں ہے، کسی ادارے میں نہیں ہے، صفر، صفر جہاں بھی جمع کرو صفر۔ سوا دو سال ان کو ہوئے ہیں، سوا دو سالوں میں انہوں نے ہمارے لیے کیا کیا ہے۔ ہم اس معزز ایوان میں پرزور احتجاج کرتے ہیں۔

(اس موقع پر اپوزیشن نے walk out کیا)

جناب چیئرمین۔ او۔ کے۔ اچھا۔ جی Minister for Parliamentary Affairs۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب چیئرمین! اگر ڈاکٹر صاحب سنیں تو ان کو بتاتا ہوں۔ اب بلوچستان کے سارے ممبران آجائیں تو پھر بتاؤں۔

جناب چیئرمین۔ جی حاجی گل آفریدی صاحب پوچھیں جی، حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی۔ جناب چیئرمین! میں جاوید عباسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے فاٹا کا نام لیا۔ فاٹا کے نام پر بہت دفعہ حکومت کے ساتھ ہماری بات ہوئی ہے کہ ہمارا نام نہیں ہے، نام نہیں ہے۔ بہرحال فاٹا کا نام آج سیکرٹریوں میں نہیں ہے، کل وزیروں میں نہیں ہوگا تو پھر ہونا یہ چاہیئے کہ جب متعلقہ صوبوں کی بات آتی ہے تو فاٹا کے ساتھ zero لکھنا چاہیئے تاکہ لوگوں کو پتا لگ جائے کہ فاٹا سے کوئی بندہ نہیں ہے۔ کیا Minister یہ بتا سکتے ہیں کہ آئندہ کے لئے فاٹا کے ساتھ zero لکھنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اب جناب والا! وہ اگر سوال میں فاٹا دے دیتے تو اس کا بھی جواب دے دیا جاتا کہ فاٹا کا کوئی آدمی نہیں ہے۔ سوال یہ تھا کہ

Establishment Division be pleased to state the number of working Federal Secretaries belonging to various provinces, with province-wise break-up.

تو وہ provinces کے متعلق تھا کیونکہ فاٹا کا سوال میں ذکر نہیں تھا تو اس لئے فاٹا کا جواب میں ذکر نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ راجہ اورنگزیب صاحب، راجہ اورنگزیب صاحب کے بعد آپ سوال کرلیں۔ راجہ اورنگزیب صاحب کا سوال سن لیتے ہیں۔

(اس موقع پر ارکان اپوزیشن ایوان میں واپس آ گئے)

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب میں نے عرض کیا کہ ہم یہ کوشش کریں گے کہ جس طرح secretaries کی appointment ہو تو سارے صوبوں کو مناسب نمائندگی مل جائے۔ دوستوں نے سوال کیا تھا کہ کسی ادارے میں کوئی بلوچستان کا senior officer نہیں ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جتنے بلوچستان کے senior officers ہیں یہ 21 grade کے جو officers ہیں ان کی تعنیاتی میں۔ اگر آپ جواب نہیں سنیں گے تو پھر سوال کا کیا فائدہ ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ جواب سن لیں، جواب سن لیں اس کے بعد آپ کی بات سنتے ہیں۔

راجہ اورنگزیب۔ جناب آپ نے floor مجھے دیا ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! وزیر صاحب justification دیں گے۔ اس سے کام نہیں چلے گا۔ ہم متحدہ اپوزیشن کی طرف سے آپ کے ذریعے حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ on the floor of the House, Leader of the House بھی موجود ہیں ' وزیر انچارج بھی موجود ہیں ' وہ ایک categorical assurance دیں کہ یہ جو total disbalance ہے بالخصوص صوبہ بلوچستان کے ساتھ' وہاں کا ایک بھی فیڈرل سیکریٹری 'فیڈرل حکومت میں نہیں ہے۔

Within two months they will appoint at least two Federal Secretaries of Balochistan and rationalize the other figures viz a viz Sindh and NWFP.

یہ یقین دہانی وزیر صاحب دیں تو بات بنتی ہے ورنہ اگر justification دیں گے تو

We are not prepared to listen to any justification.

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جناب والا! یہ بات اصولی طور پر بڑی غلط ہے کہ آپ سوال فرمائیں اور جواب سننے کے لئے تیار نہ ہوں یا آپ چاہیں کہ یہ جواب دیا جائے اور دوسرا جواب نہ دیا جائے۔ جب فاضل ممبر صاحب وزیر تھے ان کا یہی رویہ تھا۔ وہ جواب دیتے تھے اور ہم ان کا جواب سنتے تھے۔ اتنا حوصلہ تو ہونا چاہیئے۔ میں نے اس سے پہلے کئی سوالوں کے جواب میں عرض کیا ہے کہ ہم پوری کوشش کریں گے کہ سیکریٹریز کی تعیناتی میں تمام صوبوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔ سارے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا خیال کیا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک سوال کیا تھا کہ کسی ادارے میں ہمارے

بلوچستان کا کوئی بندہ نہیں ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ اب بلوچستان کے افسران بھی seniority میں آ رہے ہیں - اس وقت میرے پاس جو فہرست ہے اس میں غلام محمد تاج صاحب گریڈ 21 کے ہیں وہ presently posted ہیں Director NIPA Balochistan, Quetta

(مداخلت)۔

جناب چیئرمین- سن لیں- معلوم ہوتا ہے ممبران نہیں سنتے- اگلا سوال - 78 محمد الیاس بلور-

Mian Raza Rabbani: Sir, there is no assurance.

جناب والا! یقین دہانی کہاں ہے؟

Mr. Chairman: How can he give assurance.

وزیر اعظم صاحب نے یہ کام کرنا ہوتا ہے -

He can't give an assurance.

Mian Raza Rabbani: Sir, he has to give an assurance. Leader of the House

بیٹھے ہوئے ہیں -

Mr. Chairman: Question No.79., Saifullah Paracha Sahib.

Mian Raza Rabbani: Sir, there has to be a categorical assurance.

Mr. Chairman: Please sit down. You can't force anybody to give any answer. 79 Saifullah Paracha.

(interruption).

جناب محمد اجمل خان خٹک- جناب والا! یہ سوال و جواب کا مسئلہ نہیں ہے - سوال و جواب کے دوران جو چیز سامنے آئی ہے وہ نہایت اہم ہے- اس کا وفاق کے ساتھ بنیادی تعلق ہے اور وفاق کا پاکستان کے مستقبل کے ساتھ تعلق ہے بلکہ پاکستان کی بنیاد وفاق پر ہے - یہ بات سامنے آئی ہے کہ 27 officers میں سے تین صوبوں کو صرف سات افسر ملتے ہیں اور ایک صوبے کو بیس افسران

ملتے ہیں یعنی ایک صوبہ تین صوبوں پر ہر لحاظ سے بھاری ہے ۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے ۔ بلوچستان کو کچھ نہیں ملتا ۔ پختون خواہ کو صرف ایک ملتا ہے ۔ سندھ کو چھ ملتے ہیں۔ یہ اپنی جگہ پر ہے۔ بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس ملک میں ۲۷ ، ۷ دیئے گئے ہیں تو ۲۷ فیصد میں سے ۳ صوبوں کو صرف ۷ ملتے ہیں۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس کو ہم صوبوں کے علاوہ وفاق اور پاکستان کی بنیادوں کے ساتھ ناانصافی سمجھتے ہیں اور اس کو ایسا مسئلہ سمجھتے ہیں کہ جس کو ہم نے ، ۳ صوبوں نے ، پونم نے اٹھایا ہے کہ اگر یہ باقی رہے تو پاکستان باقی نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کو باقی رکھنا چاہتے ہیں۔ مستقبل محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں۔ پاکستان مضبوط دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے وفاق کی مضبوطی لازم ہے اور وفاق کی مضبوطی کے ساتھ تمام صوبوں کے ساتھ ان کے حقوق کی بنیاد پر انصاف ہونا چاہیئے ، عدل ہونا چاہیئے ، ان کو حق دینا چاہیئے۔ یہ جو سوال کیا گیا اور پھر جواب دیا گیا اس میں اس کی نفی ہے بلکہ اس کے ساتھ زیادتی ہے اور اس طرف راہنمائی ہے کہ یہ پاکستان اکٹھا نہ رہے۔ اس لئے ہم اس کی پرزور تردید کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ مذمت کرتے ہیں۔ کچھ کرنے سے پہلے یہ گزارش کرتے ہیں کہ حکومت حالات کا مطالعہ کرتے ہوئے ، کل جو اتفاق کا مظاہرہ ہوا اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے ، اپوزیشن اور صوبوں کے نمائندوں کی نیت ، ارادے ، عقیدے اور حب الوطنی کا لحاظ رکھتے ہوئے ، پاکستان کی مضبوطی اور استحکام کے لئے آج کم از کم جیسے رضا ربانی نے مطالبہ کیا ، یہ assurance دے کہ صوبوں کے ساتھ ، وفاق کے ساتھ ، پاکستان کے ساتھ جو ناانصافی ہو رہی ہے اس کا ازالہ بہت جلد کیا جائے گا۔ اگر یہ assurance نہیں دی جاتی تو ہم مجبور ہوں گے کہ سینٹ میں اس سے بھی سخت قدم اٹھائیں۔

جناب چیئرمین : جی راجہ ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق : جناب چیئرمین ! جس طریقے سے اس مسئلے کو اٹھایا گیا ہے اس سے اس کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ فیڈریشن میں ہمیشہ یہ اصول رائج رہا ہے اور رائج رہنا چاہیئے اور آئندہ بھی اس پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔ لہذا میں ان کو یہ assurance ضرور دوں گا کہ اگر بظاہر کوئی ایسی بات نظر آتی ہے تو اس کے ازالے کے لئے کم سے کم وقت میں اس کو صحیح کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ اب میں کل کے سوالوں کی طرف چلوں۔ ایک سوال ہو جائے جو پارلیمنٹ لاجز کا ہے۔ سوال نمبر ۷۹ ، جی سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

79. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:-

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to establish overhead or underground passage-way to link the Parliament Building with Parliament Lodges; and

(b) the details of the amount sanctioned and placed at the disposal of CDA for this project; and

(c) the amount proposed to place at the disposal of the CDA for this project during 1999-2000?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) Yes.

(b) No amount has been sanctioned and placed at the disposal of CDA as yet.

(c) Nil.

Mr. Chairman: Supplementary question?

جناب سیف اللہ خان پراچہ: جناب چیئرمین! آپ اس کا جواب دیکھیں۔ "اے" میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ "ہاں" ۔ دوسرے میں جواب دیا ہے کہ نہیں۔ کچھ بھی ہم sanction نہیں کر رہے ہیں۔ میں نے یہ بھی proposal دی تھی کہ اگر آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں تو کم از کم وہاں لائٹ ہی لگا دیں تاکہ ہم سڑک تو کراس کر سکیں۔ شاہراہ دستور پر اتنی تیزی سے گاڑیاں آتی ہیں کہ ہمیں ڈر ہوتا ہے کہ کہیں وہ ہمیں کچل ہی نہ دیں۔

Your MNAs and your Senators who are crossing from this building to the lodges ,they are subjected to this great danger.

تو آپ کے پاس اگر اتنے فنڈز نہیں ہیں تو کم از کم red light, green light ہی لگا دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! اس پر غور کریں گے۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے سینیٹرز اور ایم این ایز کو

جو فنڈز provide کئے ہوئے ہیں ان میں سے ۵ فیصد بھی لے لیں تو یہ کام ہو جائے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : بہرحال یہ ایک تجویز ہے۔ .It can be done یہ ان کی safety کے لئے ہے۔ جی خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور : جناب چیئرمین! جب ہم یہاں پارلیمنٹ ہاؤس آتے ہیں تو باہر سڑک کے کنارے پر جو ۲ گیٹ بنے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کو ہمیشہ بند رکھتے ہیں۔ ہم ان کو کہتے ہیں کہ بھئی دوسرا گیٹ بھی کھول دیں کیونکہ دونوں طرف سے گاڑیاں بہت تیزی سے آتی جاتی ہیں جس سے ایکسیڈنٹ کا بہت زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ تو کہا جاتا ہے کہ security measures ہیں۔ اس میں security measures کی کیا بات ہے کہ آپ نے ایک 'Out' کا گیٹ بند کر کے ، پولیس والوں کو 'In Gate' پر بٹھا دیا اور آنا جانا اس ایک ہی گیٹ سے ہے۔ خدا کو مانیں ' یہ کونسے security measures ہیں؟

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ بشیر مٹہ شاید نہیں ہیں' ان کی کمیٹی میں بھی discussion ہوئی تھی۔ پھر نیشنل اسمبلی کی کمیٹی کے ساتھ بھی رابطہ ہوا' بہت سارے مسائل جو اس وقت نوٹس میں لائے گئے ان کا ازالہ بھی ہوا اور وہ کمیٹی موجود ہے۔ اگر فاضل ممبر صاحب ان کے ساتھ رابطہ کرلیں تو وہ بشیر مٹہ صاحب کو بھی پتا ہے اور چیئرمین کمیٹی کے اصل دوسرے کوئی اور دوست ہیں' ان سے اگر آپ رابطہ کرلیں تو ان کی جو دقت ہے اس کو وہ دور کر دیں گے۔ میں بھی ذاتی طور پر اس سلسلے میں کوشش کروں گا۔

(مداخلت)

جناب خدائے نور۔ یہ ایک معمولی سا کام ہے' گیٹ کھلوا دیں' بس کام ختم۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اسمٰعیل بلیدی صاحب' آپ کا سوال کیا ہے جی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب! ہمارے علاقے میں مسجد کے لئے ایک temporary جگہ ہے-----

(مداخلت)

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ آپ سنیں ، مسجد کا نام آتا ہے تو آپ کو کیوں دکھ ہوتا ہے۔ جناب! مسجد میں temporary جگہ ہے۔ وہاں نہ کوئی AC ہے نہ کوئی اور چیز ہے۔ لوگوں کو گرمی کی وجہ سے تکلیف ہے۔ اصل مسجد کی جگہ کے لئے جو مختص رقم ہے، وہ کب تک اس کو تعمیر کریں گے، یہ ذرا بتائیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اس سلسلے میں علیحدہ ایک سوال بھی شاید بلیدی صاحب کا ہی تھا۔ اس کے لئے جونہی رقم مہیا ہوگی ، انہوں نے بتایا تھا کہ ہم ایک سال کے اندر اندر یہ کام کر دیں گے۔

Mr. Chairman: Now I go to the yesterday's questions. OK. Sajid Mir Sahib, question No. 47.

47. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the number of quarantine Certificates issued by the various offices of the Department of Plant Protection in Karachi, Peshawar and Lahore, separately, indicating also the fees charged for these certificates, during 1995-96 and 1997-98?

Mian Abdul Sattar Laleka: The number of quarantine certificates issued by the various offices of the Deptt. of Plant Protection in Karachi, Peshawar and Lahore separately and the fees charged for these certificates during 1995-96 and 1997-98 are as follows:

Name of Station	Phytosanitary (Quarantine) Certificate	
	No.	Fees (Rs.)
1995-96		
Karachi	20992	131,281/-
Lahore	6866	6,866/-

Peshawar	106	106/-
1997-98		
Karachi	31451	2,652,043/-
Lahore	7807	293,653/-
Peshawar	95	2,439/-

Mr. Chairman: Supplementary question?

یہ شروع ہوا تھا 10.55 پر تو 11.55 پر ختم ہوا۔

Syed Iqbal Haider: But there is again sir, if you notice the answer is that the fee that have been charged by the Plant Protection Department in Karachi, Peshawar and Lahore are at three different rates.

In 1995-96,

کراچی میں بیس ہزار plants certificates issue کئے گئے ۔ اس کے لئے ایک لاکھ اکتیس ہزار فیس charge کی گئی لیکن لاہور میں 6866 certificates issue کئے گئے اور ان کے لئے فیس صرف 6,866 ہے اور ایک روپیہ per certificate لیکن کراچی کے ساتھ اس ضمن میں بھی ایک سوتیلا سلوک کیا جا رہا ہے اور امتیازی سلوک کہ نچوڑ لو کراچی سے ، جتنا بھی مال کھینچ سکو ، کھینچ لو۔ Plantation تک کے لئے کراچی کے ساتھ کھلم کھلا امتیازی سلوک برت رہے ہیں ۔ کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ کراچی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جا رہا ہے۔ خدا کے واسطے کراچی پر رحم کریں۔ کتنا مال چھینو گے کراچی والوں سے۔

Mr. Chairman: Minister for Food.

میاں عبد الستار لالیکا۔ جناب! گزارش یہ ہے کہ یہ بڑی nominal سی fee ہوتی ہے اور اس میں criteria یہ ہوتا ہے کہ جتنے plants ہیں وہ ایک جگہ ہوں ، بنڈل ہو ایک پلانٹ کا ہو۔ دو کا ہو تو وہ per plant اس پر fee charge ہوتی ہے۔ اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ جو certificate ہوتا ہے جی وہ ایک درخواست دیتے ہیں کہ جی ہم نے فلاں species کے پلانٹ import کرنے یا export کرنے ہیں تو vary کر جاتا ہے ایک application کے اوپر کہ کتنے number of plants

ہیں۔ اس لئے اس میں تھوڑا سا فرق ہے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ vary پشاور میں کیوں نہیں کرتا۔ وہاں تو آپ ایک روپیہ per certificate دے رہے ہیں اور کراچی میں آپ 20,000 plants کا Rs.1,31,000 لئے ' لاہور میں 6866 plants کے صرف Rs. 6866 لئے ۔ وہاں کیوں نہیں vary کرتا' یہ کیا جواب ہے۔ یہ کونسا ریٹ ہے جس ریٹ پر آپ ان سے certificate کی فیس charge کر رہے ہیں۔

میاں عبد الستار لالیکا۔ شاہ جی تو ہر چیز کو توڑ موڑ کے ایک ہی رنگ میں رنگنا چاہتے ہیں ۔ جناب اس میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک تو certificate کی فیس ہے اور اس کے ساتھ ایک اور فیس بھی charge ہوتی ہے وہ ہوتی ہے one rupee per plant. تو اگر ایک certificate میں جو plants آئے ہیں ان کا نمبر زیادہ ہے تو اس کی فیس زیادہ ہوگی اور اگر ایک سرٹیفکیٹ میں ایک ہی پلانٹ آیا ہے اور وہ ہاتھ میں carry کر رہے ہیں یا ایک پلانٹ بچا رہے ہیں۔ تو اس کی فیس اس لحاظ سے vary کر جائے گی۔ کوئی ایسی مشکل بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ۔ اور کوئی سوال نہیں ہے - Next question No.48. Sajid Mir Sahib,

48 . ***Mr . Sajid Mir:** Will the Minister for Food , Agriculture and Livestock be pleased to state the income and expenditure of the government Experimental Farm for Animals at Fazalpur District Rajanpur , during 1995-96 , 1996-97 and 1997-98, separately?

Mian Abdul Sattar Laleka: Livestock Experimental Station Fazalpur District Rajanpur is under the administrative control of Government of the Punjab . The requisite information is being collected from the Livestock Department, Government of the Punjab and will be tabled on the next rataday.

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری ، کوئی سپلیمنٹری نہیں ہے ۔ ادھر سے بھی کوئی نہیں ہے ۔ Next question 49. Ismail Buledi Sahib.

49. *Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the number of staff in Pakistani Missions at Qatar, Bahrin, Dubai, Muscat and Saudi Arabia indicating also the number of those who have the domicile of Balochistan?

Mr. Sartaj Aziz: Details of Pak-based as well as local based staff members working in our Missions at Qatar, Bahrain, UAE, Muscat and Saudi Arabia are given at Annexure.

As will be seen from the details given at Annexure, there are two local based and Pak-based officials presently working in our Missions at UAE and Doha, who belong to Balochistan.

Annexure

Name of country	Designation	No.of posts	Domicile
Qatar	Pak-based staff		
	Assistant	-	-
	Accountant	1	Punjab
	Stenographer	1	FATA
	Addl. Assistant	2	FATA & NWFP
	Driver	1	Punjab
	Security Guard	2	Punjab & AJK
		2	NWFP
	Local based staff		
	Clerk	3	Baluchistan (1), NWFP (1) and

			Punjab (1)
	Gardner/Messenger	3	Punjab (2), AJK (1)
Bahrain	Pak-based staff		
	Superintendent	-	-
	Assistant	1	NWFP
	Accountant	1	Punjab
	Stenographer	1	Punjab
	Stenotypist	1	Sind (R)
	Addl. Asstt.	1	Punjab
	UDC	-	-
	LDC	-	-
	Security Guard	1	Punjab
	Local based staff		
	Clerk	1	
	Driver	2	
	Messenger/Gardner	3	
U.A.E. (A) Dubai	Superintendent	1	Punjab
	Assistant	1	FATA
	Accountant	1	FATA
	Stenographer	1	NWFP
	Stenotypist	1	Punjab
	Addl. Asstt.	1	Punjab
	Driver	1	NWFP
	Security Guard	1	AJK
	Local based staff		

	Stenographer	1	
	Clerk	6	
	Driver	1	
	Messenger	4	
(B) Abu	Pak-based staff		
Dhabi	Superintendent	1	Punjab
	Assistant	1	FATA
	Accountant	1	Punjab
	Stenographer	1	Punjab
	Stenotypist	1	NWFP
	Addl. Asstt.	1	Punjab
	Driver	1	Baluchistan
	Security Guard	1	NWFP
	Local based staff		
	Stenotypist	1	Punjab
	Clerk	9	Punjab(2),Sind(3), NWFP(4)
	Driver	1	A.J.K.
	Messenger/Cleaner	4	Punjab(2),AJK(1), NWFP(1)
Muscat	Pak-based staff		
	Accountant	1	Punjab
	Stenographer	2	Punjab
	Addl. Assistant	1	Sind (R)
	U.D.C.	1	Punjab

	Security Guard	1	NWFP
	Local based staff		
	Clerk	2	
	Driver	2	
	Messenger	3	
Saudi Arabia	Assistant	2	Sind (U)
(A) Riyadh	Accountant	2	Punjab
	Stenographer	3	Punjab(2)& NWFP
	Addl. Asstt.	1	NWFP
	Com.Assistant	1	NWFP
	Driver	1	Sind (R)
	Security Guard	1	AJK
	Local based staff		
	Clerk	10	Punjab(7),Sindh(3)
	Driver	3	NWFP(2),Sind(1)
	Messenger/Cleaner	8	Punjab(6),Sind(2)
(B) Jeddah	Assistant	1	Punjab
	Accountant	2	Pun/AK
	Stenographer	2	Punjab
	Stenotypist	2	Punjab
	Addl. Asstt.	1	Punjab
	Com.Asstt.	1	Punjab
	UDC	3	Punjab
	LDC	5	Pun(3)
			NWFP, Sind(R)

DMO	1	Punjab
Driver	1	Punjab
Security Guard	2	NWFP/Punjab

جناب چیئرمین۔ سپلیمنٹری۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا ' واقعی یہ دوسری نوعیت کا سوال ہے' جو ہم نے پہلے واک آؤٹ کیا تھا اس میں' میں نے پوچھا تھا کہ بحرین' قطر ' دوبئی اور مسقط میں صوبہ وار بتائیں کہ وہاں سٹاف کی کیا نوعیت ہے ۔آپ دیکھ لیں کہ اس میں انہوں نے جو figures دیئے ہیں تو اس میں ایک بھی بلوچ نہیں ہے ۔سندھی بھی نہیں ہے ۔بحرین میں کوئی بلوچ نہیں' سندھی ایک ہے ۔دوبئی میں کوئی بلوچ نہیں ہے اور سندھی بھی کوئی نہیں ہے اور ابوظہبی میں بلوچستان کا صرف ایک ڈرائیور ہے ۔ مسقط میں کوئی بلوچستان کا نہیں ہے۔جدہ میں کوئی بلوچستان کا نہیں ہے ۔

جناب ہمیں افسوس ہے کہ ایک صوبہ ہونے کے باوجود بھی ہمارا کوئی نہیں ہے۔ میں نے ان ممالک کا سوال اس لئے کیا تھا کہ وہاں بلوچی بہت رہتے ہیں۔مسقط میں آپ خود ساتھ تھے ۔وہاں کتنے بلوچ ہمیں ملنے کے لئے آئے تھے۔انہوں نے یہ کہا تھا کہ ہماری ایمبیسی میں کوئی بھی بلوچ نہیں ہے جو ہماری زبان کو سمجھے ۔ہمیں کچھ مطمئن کرے ۔وہاں پر لوکل بلوچ بھی بہت ہیں اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے آرمی میں بھی بہت ہیں تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی انصاف ہے کہ ایک ڈرائیور بھی ' ایک چپڑاسی بھی ' ایک کلرک بھی وہ ہمارا بلوچستان کا لینا نہیں چاہتے ۔بنکوں کا مسئلہ ہے وہاں دیکھیں کوئی نہیں ہے ۔کارپوریشن کے جتنے بھی ادارے ہیں وہاں ہمارا کوئی بندہ نہیں ہے ۔اگر ہم بار بار واک آؤٹ کریں تو یہ ہمیں زیب نہیں دیتا ہے کہ ہم نے ابھی واک آؤٹ کیا تو منسٹر صاحب ہمیں یہ بتائیں اور ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں اور ۵۱ سال سے بلوچستان یقین دہانیوں پر گزارہ کر رہا ہے ۔ابھی ہم ان یقین دہانیوں پر بھروسہ نہیں کریں گے۔اگر کچھ کرنا ہے then do it اور پھر ہمیں بتاؤ۔یہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے ۔منسٹر فار فارن افیئرز۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب چیئرمین ! جیسے فاضل ممبر کو معلوم ہوگا کہ جو کوٹہ سسٹم ہے بلوچستان اور عام صوبوں کا وہ عام طور پر ریکروٹمنٹ کے سٹیج پر ہے ۔ وہ ہر آرگنائزیشن میں یا ہر پوسٹنگ میں observe نہیں کیا جا سکتا کیونکہ overall اس کا ratio یوں ہے ۔ اب فارن آفس میں جو

total ratio ہے ۔ بلوچستان کا share اگر 3.5 ہے تو آفیسرز کا ریشو ۲۔۴ ہے اور سٹاف کا ۲۔۷ ہے تو اگر average لے لیں تو it is in accordance with the total quota. اب ظاہر ہے کہ اس تعداد میں سے وہ ہر جگہ تو پوسٹ نہیں ہو سکتے لیکن ظاہر ہے جہاں بلوچی آبادی زیادہ ہے وہاں ہم کوشش کریں گے کہ ان کو لیں لیکن overall ratio بلوچستان کا جو فارن مشنز میں ہے وہ ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نثار محمد خان صاحب۔

جناب نثار محمد خان ۔ جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مغربی یورپ اور جنوبی امریکہ میں کیا کوئی پختون سفیر ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

جناب سرتاج عزیز۔ اس کے لئے fresh question دے دیں۔ اس کی تفصیل یہاں نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ حاجی گل آفریدی صاحب۔

حاجی گل آفریدی ۔ چیئرمین صاحب شکریہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ اس میں ایک سٹینوگرافر فاٹا سے ہے ۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فاٹا کے قبائل سے ایمبیسیوں میں کوئی اور عملے میں بھی موجود ہے ۔ اسٹینو گرافر کے علاوہ، اسٹینو گرافر تو معمولی چیز ہے ۔ یہ بتا سکتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ وہ سوال تو یہ تھا کہ اس جگہ پر کتنا ہے ۔ وہ سوال دے دیں کہ فاٹا کے لوگ کہاں پر ہیں تو ہم جواب دے دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ کوٹہ کے متعلق وزیر صاحب نے جو فلسفہ جھاڑا ہے وہ آئین کی خلاف ورزی ہے کیونکہ کل ہی ہم نے اسے پاس کیا ۔ اس سے پہلے بھی ہے ۔ تمام صوبوں سے کلاس ریجن کی نمائندگی کی بات ہے ۔ بات یہ ہے کہ کوٹے کے حوالے سے بلوچستان کا ۵۔۳ نہیں بلکہ اب ۳۔۵ فیصد کوٹہ ہے لیکن انھوں نے بلوچستان کو ۵۔۳ کوٹہ جو دیا تھا اس میں گزشتہ ۱۵ سال میں دو ہزار چار سو ملازمین کا شارٹ فال ہے ۔ حالانکہ ہمارا کوٹہ ۳۔۵ ہے تو 3.5 کے حساب سے دو ہزار چار سو ملازمین کا shortfall ہے۔ آپ اس کو کیسے پورا کریں گے؟

دوسری بات یہ ہے کہ foreign representation میں تمام صوبوں کو مختلف حوالوں سے

دیں۔ representation کم از کم جہاں ہمارے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں ' سندھ اور دوسرے علاقوں کے لوگ موجود ہیں ' ان کے لئے آپ ایسے جواب نہ دیا کریں۔ آپ کہیں کہ جناب ! ہم سے غلطی ہوئی ہے ۔ آپ تو ہمیں تھرڈ کلاس شہری بھی تسلیم نہیں کرتے ۔ اچھوت کو بھی تو نمائندگی ملتی ہے ۔ اچھوت تو عظیم لوگ ہیں ۔ ہم نسلی اعتبار سے سب انسانوں کو برابر تسلیم کرتے ہیں ۔ آپ پتہ نہیں ہمیں اپنی زبان اور فلسفے میں کیا سمجھتے ہیں ؟

جناب چیئرمین۔جی وزیر خارجہ۔

جناب سرتاج عزیز۔جیسے میں نے عرض کیا کہ جہاں تک افسروں کا تعلق ہے اس وقت ان کی تعداد 4.2 ہے ۔ ان میں سفیر اور ہر لیول پر لوگ ہیں اور جیسے انہوں نے تجویز پیش کی ' جہاں جہاں بلوچستان کی population ہے وہاں کوشش کریں گے کہ بلوچی ڈومیسائل والوں کو پوسٹ کیا جائے ۔

جناب چیئرمین۔ ثناء اللہ زہری صاحب۔

جناب ثناء اللہ زہری ۔ جناب ! جواب میں آپ جدہ ہی کو دیکھ لیں ۔ اکیس میں سے ۱۸ پنجاب کے ہیں ۔ سندھ کا کوئی نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔سندھ کے ہیں ---- اچھا کوئی نہیں ہے ۔

جناب ثناء اللہ زہری ۔ کوئی نہیں ہے ۔ بلوچستان کا کوئی نہیں ہے ۔ دو این ڈبلیو ایف پی کے ہیں ۔ جناب ! کیا یہ ہمارے ساتھ زیادتی نہیں ہے ؟ کیا ہمارے پاس پڑھے لکھے لوگ نہیں ہیں ؟ چلیں بلوچستان تعلیم کے لحاظ سے پسماندہ ہے لیکن سندھ میں تو لوگ پڑھے لکھے ہیں ۔ جناب یہ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین۔جی جناب وزیر خارجہ صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔جیسے میں نے عرض کیا کہ جو provincial quota ہے یہ ہر organization میں adjust نہیں ہو سکتا ۔ Recruitment کے وقت اگر overall level پر صحیح ہے تو posting میں adjustment ہو سکتی ہے ۔ جو overall level میں کمی ہے ' انشاء اللہ جتنی جلدی ہو سکے گا وقت کے ساتھ ساتھ پوری کر دی جائیگی ۔

جناب ثناء اللہ زہری - جناب ! میرا مطلب یہ ہے کہ یہ غیر مساوی سلوک ہے - جناب ! بلوچستان اگر پسماندہ ہے تو سندھ اور فرنٹیئر میں تو پڑھے لکھے لوگ موجود ہیں - کل ہی ہم نے کوٹہ کا بل پاس کیا ہے - یہ تو غیر مساوی سلوک ہے۔

جناب چیئرمین - جی وزیر خارجہ صاحب -

جناب سرتاج عزیز - اب دیکھیں local based staff جو ریاض میں ہے ' ان میں ا کیس میں سے ٦ سندھ کے ہیں - اور جہاں بھی وہ جاتے ہیں ' ہر جگہ ratio ہے ' their due share is there. The share is in accordance with the quota.

جناب چیئرمین - دو منٹ رہ گئے ہیں - وقت ختم ہو رہا ہے - ڈاکٹر حئی صاحب -

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - چیئرمین صاحب ! انتہائی چھوٹا اور مختصر سا سوال ہے کہ کیا اس گزارش پر وہ غور فرمائیں گے کہ ایسی پالیسی بنائیں جہاں ہماری بلوچ آبادی ہے وہاں ہماری نمائندگی ہو - ہمارے بلوچ جو باہر مزدور کی حیثیت سے گئے ہیں یا مسقط ' بحرین فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہیں ' کم از کم جہاں ہمارے لوگ ہیں ' اور یہ اتنے بڑے ممالک بھی نہیں ہیں ' خدا کے بندے یہاں بھی آپ " ٹرخالوجی" سے کام لیتے ہیں - جناب ! ایسی پالیسی بنائیں جس سے ہمارا دل ٹھنڈا ہو - یہ اپنی اس پالیسی پر غور فرمائیں - یہ بڑی زیادتی ہے - کیا اس پر غور فرمائیں گے کہ جہاں ہماری آبادی ہے وہاں تو ہمارے نمائندے ہونے چاہئیں ؟

جناب سرتاج عزیز - یہ میں پہلے ہی یقین دہانی کرا چکا ہوں - یہ بڑی اچھی تجویز ہے اور بہت جلد اس پر عملدر آمد کرایا جائیگا - جہاں جہاں بلوچی ہیں ------

(مداخلت)

جناب چیئرمین - یا آپ وقت کی پابندی کریں یا نہ کریں - You want everything. آپ کہتے ہیں کہ سوال بھی کریں - وقت بھی ہمیں دیں I can't do this. وقت ختم ہوگیا ہے - Why not 55, why not 57. Every question is important. جو سوال کرتے ہیں وہی اہم ہوتا ہے - لہذا ' کوئی پابندی کریں - آج صبح میں نے آپ سے کہا تھا اور آپ نے کہا تھا آدھا آدھا کر لیں - میں نے کہا چلیں آدھا آدھا کر لیں ' پھر جب وہ گیا I kept warning کہ ٹائم ختم ہو رہا ہے --- ایک

منٹ آپ آرام سے بیٹھیں ---- اب points of order شروع ہونے لگے ہیں، سب کو موقع ملے گا۔ آدھے گھنٹے کا ٹائم ہے۔ زہری صاحب ! آپ تشریف رکھیں ، میں آپ کو ٹائم دوں گا۔ پہلے leave applications لے لیتے ہیں۔

50. ***Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for health be pleased to state:

(a) the annual budget allocated for PIMS and FGSH, Islamabad for the last two years and the amount spent on purchase of medicines out of the said allocation by each hospital;

(b) the criteria adopted for the purchase of said medicines; and

(c) the number of doctors living in the hostels of these hospitals?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) Annex "A".

(b) Annex "B".

(c) PIMS...............168

FGSH...............40

ANNEX "A"

DETAILS OF BUDGET ALLOCATED FOR FEDERAL GOVERNMENT SERVICES HOSPITAL/PAKISTAN INSTITUTE OF MEDICAL SCIENCES ISLAMABAD DURING THE LAST TWO YEARS.

Rs. IN MILLION

Year	TOTAL ALLOCATION	FUNDS SPENT ON PURCHASE OF DRUGS/MEDICINES
1	2	3

FEDERAL GOVERNMENT SERVICES HOSPITAL ISLAMABAD.

1996-97	178.959	90.000
1997-98	188.448	89.870

The remaining questions and their answers are taken as read and placed on the table of the House

PAKISTAN INSTITUTE OF MEDICAL SCIENCES ISLAMABAD.

1996-98	291.984	58.996
1997-98	329.890	71.50

ANNEX 'B'

CRITERIA USED FOR SELECTION OF DRUGS/MEDICINES BY THE PURCHASE COMMITTEE.

1. The Hospital has formulary for OPD and indoor patients which is based on National List of Essential Drugs and WHO Essential Drugs List. Annual tenders are invited before the start of next financial year.

2. There is a drug Purchase Committee which comprises of senior Physicians, Surgeons, Pharmacists and Representative of departments. this Committee finalizes the annual tender under which the bulk purchases are made.

3. The criteria for selection are as follows:-

(i) Demånd by the prescribing specialists and other doctors, keeping in view the prescribing trends.

(ii) Quality of the particular brand of drug.

(iii) Price of the Drug.

(iv) Packing method used.

(v) Previous use of the drug at the hospital.

(vi) Previous experience with the supplier.

(vii) Original research product of Pharmaceutical company.

(viii) Sole Producer of a drug.

(ix) The origin of the raw material used, if known.

4. Drugs/Medicines which are required urgently for patients and are not available in the hospital stores are purchased locally through approved chemists who are selected after inviting open tender.

51. *Mr. Sajid Mir: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the total quantity and value of iron are imported from India during 1995-96?

Minister for Industries and Production: The total quantity and value of Iron Ore imported from India during 1995-96 was as follows:-

-	Total quantity: (Lump + Finance)	3,58,302 Ton
-	Total C&F Value (Million)	US$ 9.42

52. *Mr. Habib Jalib Baloch: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to refer to the Senate starred question No.4 replied on 30th April, 1999 and state the names and designation of entourage members during the Prime Minister's tours to United Kingdom, Norway, USA and Canada, separately?

Mr. Sartaj Aziz: The total number of the entourage that accompanied the Prime Minister on visit to USA IN December 1998 was 53, excluding 13 members of PIA crew. The Prime Minister made brief stopovers in Norway, Canada and U.K. All the members of entourage accompanied the Prime

Minister on the visit and the stopovers.

List of entourage is attached giving the names and designations of the members.

LIST OF ENTOURAGE OF PRIME MINISTER'S VISIT TO NORWAY, UNITED STATES OF AMERICA, CANADA AND UNITED KINGDOM FROM 30 NOVEMBER TO 9 DECEMBER 1998

THE PRIME MINISTER

1. BEGUM KALSOOM NAWAZ — FAMILY MEMBERS

2. MISS ASMA NAWAZ

3. MR. HASSAN NAWAZ

OFFICIAL DELEGATION

4. MR. SARTAJ AZIZ
MINISTER FOR FOREIGN AFFAIRS

5. MR. MUHAMMAD ISHAQ DAR
MINISTER FOR FINANCE

6. CH. NISAR ALI KHAN
MINISTER FOR PETROLEUM AND NATURAL RESOURCES

7. SYED GHAUS ALI SHAH
MINISTER FOR EDUCATION

8. SYEDA ABIDA HUSSAIN
MINISTER FOR SCIENCE AND TECHNOLOGY

9. MR. FAKHAR IMAM

10. MR. MUSHAHID HUSSAIN SYED
MINISTER FOR INFORMATION AND MEDIA DEVELOPMENT

11. MR. ANWAR ZAHID

ADVISER TO PM

12. MRS. ANWAR ZAHID

13. MR. MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF

    CHIEF MINISTER OF PUNJAB

14. MRS. NUSRAT SHAHBAZ SHARIF

15. MISS RABIA SHAHBAZ

    D/O MR. SHAHBAZ SHARIF

16. MISS JAWERIA SHAHBAZ

    D/O MR. SHAHBAZ SHARIF

17. MR. MAJID NIZAMI

    CHIEF EDITOR OF NAWA-I-WAQAT

18. MR. IJAZ-UL-HAQ, MNA

19. HAJI BAZ GUL AFRIDI, MNA

20. MR. PERVAIZ MALIK, MNA

21. MRS. PERVAIZ MALIK

22. MR. KRISHAN BHIL, MNA

23. MR. ARIF NIZAMI

    CHIEF EDITOR OF THE NATION

24. SYED YAWAR ALI, BUSINESSMAN

25. MRS. YAWAR ALI

26. MR. YOUSUF ABBAS

    S/0 MR. SHAHBAZ SHARIF

27. MR. MEHMOOD-UL-HASSAN BUTT, BUSINESSMAN

28. MR. SAJJAD ALI SHAH , BUSINESSMAN

29. MR. IMDAD CHANDIO, POLITICIAN

30. RANA MOHAMMAD JAMIL, POLITICIAN

31. MR. SHAMSHAD AHMED

FOREIGN SECTRETARY

32. MR. MUHAMMAD SAEED MAHDI

PRINCIPAL SECRETARY

33. MRS. MUHAMMAD SAEED MAHDI

34. MR. TARIQ FATEMI

ADDITIONAL SECRETARY

35. MR. FARRUKH UBAID

CHIEF OF PROTOCOL

36. CHAUDHRY ABDUR RAUF KHAN

JOINT SECRETARY PM SECRETARIAT

37. MR. NASAR HAYAT

PROTOCOL OFFICER

PERSONAL STAFF

38. BRIG. JAVED IQBAL MALIK

MILITARY SECRETARY

39. MRS. JAVED IQBAL MALIK

40. BRIG. MASOOD SADDIQUI

PERSONAL PHYSICIAN

41. MR. QAMAR ZAMAN

PS TO PRIME MINISTER

42. RAI RIAZ HUSSAIN

PRESS SECRETARY TO PM

43. MAJOR KHALID SAEED

ADC TO THE PRIME MINISTER

44. MR. SHAUKAT ABBAS

PROTOCOL ASSISTANT

45. MR. MAQBOOL ELLAHI

SECURITY

46. MR. SHAKEEL AHMAD, VALET

47. MR. MUHAMMAD NASIR

SECURITY

ADVANCE SECURITY TEAM

48. MR. PERVAIZ RATHORE

CHIEF SECURITY OFFICER TO PM

49. MR. JAVED IQBAL SHAMI

SECURITY OFFICER

50. MR. ABDUL SHAKOOR

SECURITY OFFICER

MEDIA

51. MR. MUHAMMAD YOUNUS

T.V. CAMERAMAN

52. MR. ABDUL GAFFAR

T.V. ENGINEER

53. MR. ZULFIQAR ALI BALTI

PID PHOTOGRAPHER

PIA CREW

54-66. CAPT. OMAR ISHAQ + 12 MEMBERS

53. ***Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Industries

and Production be pleased to state:

(a) the details of the PIDC's apple processing project;

(b) the details of the cost break-up of this project; and

(c) the details of the objectives of this projects?

Minister for Industries and Production: (a) A modern Post Harvest Apple Treatment Plant is planned for Quetta having a capacity for processing 10,000-15,000 tons of apples/annum and cold storage facilities of 1000 ton/annum. The project would be set-up by PIDC in collaboration with the private sector for which private sector parties have already been identified and short listed. Presently consultant for this project is being identified. The project is scheduled to be operational during the Apple harvest season starting from July , 2000.

(b) The estimatted capital cost of the project is Rs. 79.379 million. The break-up of the same is given as under:-

(Million Rs.)

S.No.	Capital cost Description	Local	Foreign	Total
1.	Land (5Acres)	7.841	-	7.841
2.	Building & Civil Work-Grading Plant	6.095		- 6.095
3.	Machinery for Grading	-	18.732	18.732
4.	Import incidentals on Grading Machinery	8.686	-	8.686
5.	Building & Civil Work-Cold Storage	13.481	-	13.481
6.	Cost of Storage Racks	0.850	-	0.850
7.	Machinery for Cold Storage	5.415	-	5.415
8.	Cost of Installation/Commissioning	-	0.750	0.750

9.	Tubewell & Distribution Lines	1,000	-	1,000
10.	Fork Lifter	1.510	-	1.510
11.	Vehicles (one double & one single cab)	2.095	-	2.095
12.	Furniture, Fixture & Office Equipment	0.500	-	0.500
13.	Lab Equipment	0.500	-	0.500
14.	Field Boxes	1.000	-	1.000
15.	Preliminary Expenses/Consultancy	0.500	1.500	2.000
16.	Interest during construction	2.083	1.983	4.066
17.	Contingencies @5%	2.474	1.049	3.523
	Total Fixed Cost	54.030	24.014	78.044
18.	Initial Working Capital	1.335	-	1.335
	Total Capital Cost	85.365	24.014	79.379

(c) The objectives of the Project are mainly to increase the export of Apples from Balochistan and to introduce modern technology and know-how in the region for Post harvest Treatment of fruits. Presently no modern facilities for processing Apples exist and thus exports of apples are limited to 2000-3000 tons/annum against a production of over 400,000 tons/annum.

54. *Mr. Saifullah Paracha: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:-

(a) the details of proposals for storing flood water in rivers of Pakistan;

(b) the details of the proposal to store flood water of rivers in Cholistan for proper use of water in lower Punjab and Sindh; and

(c) the details of the proposals for creating flood water storage lakes in the river beds of Ravi and Bias?

Reply not received.

55 . ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the target of the production of sugar during the year 1998-99; and

(b) the total quantity of sugar produced from 1-7-98 to 31-1-99?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) There is no target fixed for sugar production.

(b) the total quantity of sugar produced was 1.67 million tons.

56 . ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the total income expenditure, profit earned or loss suffered by the State Cement Corporation 1997-98;

(b) the grant received by the Corporation from the Federal Government during said year; and

(c) the grade-wise number persons working in the Corporation as on March 31, 1999?

Minister for Industries and Production: (a)

(i)	Income 1997-98	Rs.123.641 million
(ii)	Expenditure 1997-98	Rs.44.242 million
	Provision for decline in investment	Rs.101.247 million
(iii)	Profit and (loss) 1997-98	Rs.(21.848) million

(b) Nil.

(c)	Grade	Number of Employees
	Management/Director Grade Off:	8

EXECUTIVES		
E-1 to E-V		45
Staff		38
Total:		91

58. *Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Director General (P), Ministry of Foreign Affairs, is authorized vide para 10 of the passport and visa manual, 1974, to sign the diplomatic passport and issue Authority letter for official passport;and

(b) whether it is also a fact that DG (HQ) is doing the said job these days, if so, its reasons?

Mr. Sartaj Aziz: (a) It is not correct that Director General (P) is authorised to sign diplomatic passport under para 10 of the passport and visas manual, 1974 as pointed out by the honourable Senator. However, according to para-73 of the said manual diplomatic passports are required to be signed by Director-General (Admn). Since Director-General (P) and Director General (HQ) are both dealing with administrative matters of the Ministry under the supervision of Additional Secretary (Admn), Director-General (HQ) has been authorised to sign diplomatic passports and issue authorisation letter for issuance of official passports in his capacity as principal signing officer, whereas Director-General (P) has been authorised to perform similar duties as an alternate signatory only in the absence of principal signatory.

(b) As already explained Director General (HQ) is performing his duties in his capacity as principal signing officer of the Ministry.

59. *Sayed Qasim Shah: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to reduce the prices of food items especially of wheat and rice, if so, when?

Mian Abdul Sattar Laleka: No.

60. * Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the procedure being adopted for issuance of diplomatic and official passports (Mission & Headquarters);

(b) the Nos. of passports placed on Emergency Stock from 1996 to 1998; and

(c) the Nos. of passports issued out of said stock during the said period?

Mr. Sartaj Aziz: (a) The Ministry of Foreign Affairs issues diplomatic passports to the entitled persons, both at Headquarters and in our Missions, according to the procedure laid in the Passport and Visa Manual, 1974. The Foreign office does not issued official passports.

(b) Hundred copies of blank booklets of diplomatic passports were held in emergency stock during the period 1996-1998.

(c) All the blank copies of diplomatic passports held in the said stock were issued during the period 1996-1998.

61. Dr. Abdul Hayee Baloch: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the charter of functions of Consular-I Section, M/O Foreign Affairs;

(b) the Nos. of official and diplomatic passports issued by the said section from 1996 to 1998 indicating also the names and designation of officers/officials to whom these passports were issued and the passports Nos. and date of issuance; and

(c) the Nos. and date of issuance of passports renewed/endorsement by that Section during the said period indicating also the names designation of these passport holders?

Mr. Sartaj Aziz: (a) Following are functions of the Consular-I section:

(i) Processing Diplomatic Passports for the entitled persons.

(ii) Assisting the Foreign Office officials and their dependents in procuring passports from the Passport issuing authorities.

(iii) Maintenance of record of both diplomatic and official passports issued to the personnel of the Foreign office as well as others.

(iv) Preparation of material for reply to the Senate/National Assembly questions/motions where the information relevant to this section is sought.

(b) The official passports are issued by the Immigration and Passport authorities and not by Consular-I Section of the Ministry of Foreign Affairs. The Ministry only recommends the cases of its officials to the Immigration and Passport office.

The year-wise break-down of diplomatic passports issued by the Ministry is as follows:

Year	No. of passports issued
1996	407
1997	425

1998	392
Total:	1224

The list of persons to whom diplomatic passports were issued during the period in question cannot be divulged due to sensitive nature of the information. However, if the honourable Senator wishes to have the passport details of any particular person, the same would be made available to him.

(c) The information cannot be disclosed owing to the reasons explained above.

62. ***Qazi Muhammad Anwar:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the names and designation of officers/officials remained under suspension during 1996-98 indicating also the reasons for their suspension and present status of their cases; and

(b) the names of officers/officials who have been working in the Consular-I Section of the Ministry of Foreign Affairs during 1995-1998?

Mr. Sartaj Aziz: (a) A Section Officer (current charge) and 4 officials of the Ministry of Foreign Affairs remained under suspension during 1996-1998. The requisite details showing their names, designation, reasons due to which they were suspended and the progress/present status of their cases are given as under:

S.No	Name	Designation	Section in which the official was working in the Ministry when he was suspended.	When suspended	Reasons for suspension	Progress/Present Status of the case.
1	2	3	4	5	6	7
1.	Mr. Muhammad Munir	Section Officer (current charge)	Consular-I Section	28-08-97	For his involvement in fraudulent issuance of official passports to unauthorized persons.	-During investigations, FIA has found the officer completely involved in the fraudulent issuance of official passport to the unauthorised persons. -Findings of a departmental inquiry in this case are also under way.
2.	Mr. Mustafa Hussain	Stenotypist	Consular-I Section	28-08-97	For his involvement in fraudulent issuance of official passports to unauthorized persons.	-During investigations, FIA has found the official completely involved in the fraudulent issuance of official passport to the unauthorised persons. -Findings of a departmental inquiry in this case are also under way.
3.	Mr. Anwar-uz-Zaman	L.D.C.	Consular-I Section	28-08-97	For his involvement in fraudulent issuance of official passports to unauthorized persons.	-During investigations, FIA has found the official completely involved in the fraudulent issuance of official passport to the unauthorised persons. -Findings of a departmental inquiry in this case are also under way.
4.	Mr. Bashir Ahmad	Naib Qasid	Consular (II) Section	10-07-96	He was apprehended while affixing stamps on forged documents after office hours in the Consular (I) Section of the Ministry.	On his appeal the Federal Services Tribunal have reinstated him w.e.f. 12 April, 1999. In pursuance to these orders, the official has already been reinstated. Findings of the departmental inquiry in his case are, however, also expected shortly.
5.	Mr. A.K.M. Shamsul Haque	Assistant	Soviet Union Section	29-01-89	He was caught red-handed while handing over documents to officials of a foreign mission at the Jasmine Garden in Islamabad.	After his conviction by the Court, the official was dismissed from service w.e.f November 1989. He is presently undergoing 10 years' rigorous imprisonment at the Adiala Jail, Rawalpindi.

(b) the officers/officials who remained posted in the Consular-I Section of the Ministry from 1995-1998 are as under:

1.	**Section Officers (current charge)**	From	To
1.	Mr. Muhammad Munir,	Feb 95	Aug 97 (also mentioned above in 'a')
2.	Mr. Ahmad Din Shaikh,	Aug 97	Jun 98
3.	Mr. Sharif Ahmad,	Jun 98	todate.
II.	**Stenotypists**		
1.	Mr. Mustafa Hussain	Jan 93	Aug 97 (also mentioned above in 'a')
2.	Mr. Hakim Khan	Aug 97	todate.
III	**Assistants**		
1.	Mr. Abdul Hamid Shah (Additional hand)	Jan 99	todate
V.	**U.D.C.**		
1.	Mr. Muzaffar Khan	Aug 98	todate
IV.	**L.D.C.**		
1.	Mr. Anwar-uz-Zaman	Dec 94	Aug 98 (also mentioned in 'a')

There are two Consular Sections in the Ministry. While the Consular-I Section is responsible for issuance of Diplomatic passports as well as processing the cases of officials who are deputed for assignments in Pakistan Missions abroad for issuance of "official" passports by the Directorate of Immigration and Passports, the Consular-II Section deals with the attestation of documents which

, inter-alia, include testimonials their translations, affidavits of our nationals intending to seek employment or working abroad.

63. *Mr. Muhammad Tahir Bizenjo: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to bring, under cultivation the barren land of Balochistan?

Mian Abdul Sattar Lalika: Yes. There is a proposal under consideration of the Government to develop culturable waste land of Balochistan.

64. *Dr. Muhammad Ismail Buledhi: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the total strength of water management Cell, Ministry of Food, Agriculture and Livesock; and

(b) whether the head of this cell is appointed for life time or on contract for a specific period?

Mian Abdul Sattar Laleka: The information is being collected from the quarters concerned and will be placed on the table of the House as and when received.

65. *Mr. Muhammad Tahir Bizenjo: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to allocate funds to provinces on the basis of population, Area and economic conditions of the people; if so, when?

Reply no received.

78. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister Incharge of the

Cabinet Division be pleased to state:

(a) the target fixed for foreign investment for the financial year 1997-98;

(b) the inflow of foreign investment from July 1997 to february 1998;

and

(c) the amount of direct investment and portfolio investment during the said eight months?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) There was no specific target fixed for foreign investment during 1997-98.

(b) Total inflow of foreign investment FDI and Portfolio during the period has been US $611.7 million.

(c) Direct investment has been US $ 413.8 million and Portfolio investment as US $ 197.9 million (total investment US $ 611.7 million). Direct investment during July, 1997 to February 1998 has been 8% higher than the corresponding period of previous year.

83. ***Mr. Habib Jalib Baloch:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of street lights which are out of order on the main road leading from Hockey Ground Stop to Al-Habib Mosque (Street No.55), G-7/3-4, Islamabad and the date since when these are out of order; and

(b) the time by which these lights will be put in order?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a) & (b) Five such street lights went out of order on 30.4.1999, which have since been restored.

86. ***Mr. Muhammad Tahir Bizenjo:** Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the acreage of land distributed among the landless people during the period of present regime, with province-wise break-up; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to take over the land alloteed to Ex-bureaucrats. Army Officers by the Government in different era and distribute it among the landless people?

Minister Incharge of the Cabinet Division: (a)

Punjab	1,89,480 acres
Sindh	1,43,124 acres
NWFP	15,716 acres
Balochistan	82,890 acres
Total:	4,31,210 acres

(b) No.

88. *Mr. Haji Gul Afridi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to lay Sun Tiles on the roofs of "B" blocks in Sector G-9/2, Islamabad, if so, when and if not, its reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: No such proposal is under consideration.

The reason is that the experience of sun Tiles already laid in the past has shown their ineffectiveness over a period of time, leading to seepage of water.

89. *Mr. Haji Gul Afridi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) the number of motor workshops in G-8 Markaz Islamabad; and

(b) whether Government has allowed these workshops, if not, the action taken against the owners of these workshops?

Reply not received.

90. *Mr. Haji Gul Afridi: Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state whether it is a fact that the drinking water being supplied to G-10/2, Islamabad, is not clean, if so, its reasons?

Minister Incharge of the Cabinet Division: No.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ عبدالصمد ڈوگر صاحب ذاتی مصروفیت کی بنا پر مورخہ یکم اور 2 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ' اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ فاروق احمد خان صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 4 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ مشاہد حسین صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ بعض ناگزیر سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی points of order ۔ جناب مسعود کوثر صاحب۔

Points of Order Re: Dismissal of doctors from their jobs in NWFP

سید مسعود کوثر۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا انتہائی ممنون ہوں ۔ میں ایک مسئلے کی طرف آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور یہ بھی اچھی بات ہے کہ Health Minister صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں ۔ جناب آپ نے بھی اخبار میں پڑھا ہو گا کہ دو تین دن پہلے

صوبہ سرحد کی حکومت نے Health Department میں تین ڈاکٹروں کو ان کی نوکریوں سے dismiss کیا ہے اور یہ وہ ڈاکٹر تھے جو کہ ڈاکٹرز ایسوسی ایشن کے عہدے دار رہے ہیں۔ وہ حکومت کے ہسپتالوں کی نجکاری کرنے کی پالیسی کے خلاف جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ظلم کی بات ہے کہ ان کو بغیر کسی نوٹس کے ، بغیر کسی مقدمے کے جیل میں ڈالا گیا اور اب نکال بھی دیا گیا ہے ۔ خاص طور پر ڈاکٹر کمال ، اس کو 22 دن solitary confinement میں چترال میں رکھا گیا۔ تو یہ جو موجودہ حکومت کی پالیسی ہے کہ ہر آدمی ، جو بھی بات کرے ، criticise کرے یا اس حکومت کو بتائے کہ آپ غلط کام نہ کریں تو اس کو جیل میں ڈال دو ، ایسے لوگوں کو dismiss کرنا ، ان کے ساتھ ظلم کرنا اور ان کو نوکریوں سے نکالنا اس policy میں شامل ہے ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ request کروں گا کہ وہ کم از کم اس issue کو اٹھائیں اور ان ڈاکٹروں کے ساتھ جو کہ نمائندہ ڈاکٹر تھے ، جو کہ ایسوسی ایشن کے office bearer تھے ، ان ڈاکٹروں کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے اس کو واپس لیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر فار ہیلتھ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی۔ شکریہ جناب چیئرمین ! مسعود کوثر صاحب جو انتہائی سینئر politician بھی ہیں اور انہوں نے جو مسئلہ اٹھایا ہے ، چونکہ یہ مسئلہ میرے نوٹس میں پہلی دفعہ آیا ہے میں provincial government سے بات کروں گا اور اگر کوئی زیادتی ہوئی ہے تو انہیں کہوں گا کہ اس کا ازالہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی مولانا نیازی صاحب۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں بیمار ہوں ، مریض ہوں ، میں سہارے کے بغیر کھڑا نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ کل جب ووٹنگ ہوئی تو اس موقع پر میں کھڑا نہیں ہو سکا۔ میں نے ہاتھ کھڑا کیا۔ جب ووٹ گنے گئے تو رجوانہ صاحب نے میرا ووٹ وہاں گنوایا ۔ اخبارات کو غلط فہمی ہوئی ، چونکہ میں کھڑا نہیں تھا چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ مولانا نیازی نے حصہ نہیں لیا۔ میں نے حصہ لیا ہے ، میں نے کوٹہ کے لئے ووٹ دیا ہے ۔ جیسا کہ میں نے شریعت پر بھی لکھا لیکن میں نے کہا کہ

راستہ موجود ہے ، میں مشروط طور پر تائید کرتا ہوں ، میں نے ووٹ دیا ہے ، اخبار نے لکھا ہے کہ میں نے ووٹ نہیں دیا، مہربانی کرکے ان کو متوجہ کریں کہ میرا ووٹ شامل ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں جی، آپ کا ووٹ آیا ہے اور بڑا برکت والا ووٹ تھا کیونکہ بل پاس ہو گیا ہے۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ دوسری عرض یہ ہے کہ میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی والدہ ماجدہ کے متعلق ذکر کیا تھا کہ سعودی گورنمنٹ نے ان کی قبر کو گرا دیا ہے ۔ میں نے باقاعدہ کچھ لوگوں سے بات بھی کی ، عتیق الرحمان جو آزاد کشمیر کے اہل سنت والجماعت کے صدر ہیں، وہ خود گئے تھے اور انہوں نے بتایا کہ قبر وہاں پر موجود نہیں ہے۔ میں نے راجہ صاحب سے بات کی تھی کہ آپ اپنے سفیر کے ذریعے اس معاملے کی تحقیقات کرائیں ۔ وہ جا کر دیکھے کہ وہاں پر نشان ہے کہ نہیں ہے ۔ اگر اسے نہیں تو مدینہ کے کونسلر جنرل کو کہیں کہ وہ اس کا پتہ کرے ۔ راجہ صاحب نے کہا کہ میں اس معاملے میں ان سے بات کروں گا کہ وہ معلوم کریں کہ مزار ہے یا ختم کر دیا گیا ہے لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا ۔ یہ ایک ارب پچیس کروڑ مسلمانوں کے جذبات کا مسئلہ ہے ۔ نبی پاک کی عزت، عظمت، محبت کا مسئلہ ہے۔

محمد مصطفیٰ کی عظمتوں سے منحرف ہو کر
یہ دعوئی مسلمانی کبھی مانا نہ جائے گا

میں عرض کرتا ہوں کہ ہماری حکومت ، ہمارے صدر، ہمارے وزیراعظم شاہ فہد کو متوجہ کریں ۔ اس سے ہمیں بھی دکھ ہوا ہے سب مسلمانوں کو دکھ ہوا ہے ۔ نشان کو قائم کرو اور اگر گرایا نہیں گیا تو اس کی باقاعدہ اطلاع دو۔ راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس بارے میں انہوں نے کیا کیا ہے ۔ وہ وضاحت کریں ۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب ! آپ کچھ فرمانا چاہیں گے اس پر؟

راجہ محمد ظفرالحق ؛ جناب ! کل مولانا صاحب نے مجھے ایک کتاب بھی دی تھی جس میں کچھ تصاویر ہیں، کچھ تحریریں ہیں، کچھ فتوے جو پہلے ایک طرف سے تھے ان کے جوابات بھی ہیں ۔ میں اس کا صحیح طور پر مطالعہ نہیں کرسکا کیونکہ رات کو ہم یہاں سے کافی دیر سے گئے تھے ۔ اس لحاظ سے ہم اس ساری چیز کو دیکھ رہے ہیں کہ کیا ہے اور کیا نہیں ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور کی نسبت سے

ان کی والدہ ماجدہ کا احترام ہم سب پر لازم ہے ، سب مسلمانوں پر لازم ہے ، ان سے جس کی نسبت ہو اس کا احترام بھی سب پر لازم ہے ۔ ہم اپنے سفیر سے کہیں گے کہ وہ اس معاملہ کی تحقیقات کریں اور اصل صورت حال سے ہمیں آگاہ کریں ۔ پھر میں اس کا صحیح جواب دے سکوں گا ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب چانڈیو صاحب ۔ آپ لوگ روز سوال کرتے ہیں یہ کبھی کبھی پوچھتے ہیں ان کو پوچھنے دیں ۔ جی چانڈیو صاحب ۔

Re: Relief camps for the cyclone affected areas

جناب غلام قادر چانڈیو ۔ شکریہ جناب ! سندھ میں جو *cyclone* آیا اس کے بارے میں کل پرسوں سے یہاں پر بحث ہو رہی ہے اور گورنمنٹ نے تو ہم پر ایسے الزام لگائے کہ یہ فلمی ڈائیلاگ بول رہے ہیں ، یہ کر رہے ہیں ، سیاست چمکا رہے ہیں ۔ میں نے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ڈسٹرکٹ انتظامیہ سے بات کی تھی کہ ہمیں *camps* لگانے ہیں ۔ مجھے انتظامیہ نے کہا کہ آپ ہمیں لکھ کر دے دیں تاکہ ہم آپ کو اجازت دے دیں ۔ ایسے اگر آپ لگائیں گے تو وہ ہم اکھاڑ لیں گے ۔

میں نے کہا ٹھیک ہے آپ کی بات درست ہے ۔ میں نے اس کو *follow* کرتے ہوئے *DC* کو *apply* کیا ۔ تین چار روز تک مجھے کوئی جواب موصول نہیں ہوا ۔ پھر میری آج ڈی سی سے بات ہوئی ۔ ہم نے کوشش کی کہ ہم *camp* لگائیں اور ہم اپنے متاثر بھائیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو ڈی سی نے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی *instructions* نہیں ہیں ۔ جب تک ہمیں گورنمنٹ کی ایسی *instructions* نہیں ہوں گی تب تک آپ کو کوئی چیز *allow* نہیں ہے ۔ میں صرف گورنمنٹ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں ۔ ایک طرف تو گورنر یہ کہتا ہے کہ *PPP* والوں نے بڑا اچھا کام کیا ہے اور دوسری طرف حکومت والے ہمیں امدادی کیمپ لگانے کی اجازت نہیں دیتے ۔ ان کی اصل شکل سامنے آ گئی ہے کہ یہ سندھ سے کتنی محبت رکھتے ہیں ۔ میں خاص طور پر اپنے بھائی خواجہ قطب الدین صاحب کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے ، میں نے قانون کو *follow* کرتے ہوئے *apply* بھی کیا اور حالت یہ ہے کہ وہاں پر کسی کو بھی وہ *allow* نہیں کر رہے ہیں ۔ تو یہ حکومت کی حالت ہے ۔ میں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایسی کوئی ہدایات جاری کریں تاکہ سندھ کے عوام اگر اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو حکومت کیوں بیچ میں آتی ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ جی جاوید ہاشمی صاحب ! آپ جواب دیں گے ۔

مخدوم محمد جاوید ہاشمی۔ جناب چیئرمین ! میں خود بھی وہاں گیا ہوں ، ٹھٹھہ ، بدین ، مختلف جگہوں پر جہاں سیلاب آیا ہے۔ اس کے لئے تمام کوششیں ہو رہی ہیں حکومتی سطح پر بھی اور پرائیویٹ سیکٹر میں بھی ۔ سوشل تنظیموں کو بھی اجازت ہے ، ہر ایک کو اجازت ہے ۔ اگر میرے بھائی یہ کہہ رہے ہیں ، میں ان کو یہ نہیں کہوں گا کہ وہ غلط کہہ رہے ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ حکومت کی طرف سے اجازت ہے اور حالت یہ ہے کہ تقریبا آدھے اسمبلی کے ممبران مسلم لیگ کے وہاں گئے ہیں ، سینیٹرز گئے ہیں ، کراچی کے لوگ گئے ہیں ، مسلم لیگ کے تنظیمی لوگ موجود ہیں ، پیپلز پارٹی کو کھلی اجازت ہے ۔ میں حکومت کے *behalf* پر کہتا ہوں کہ آئیں ! آگے بڑھیں اور ان کی مدد کریں ۔ ہم انہیں خوش آمدید کہیں گے ۔

Re: Conversion of CBR into Pakistan Revenue Authority through Money Bill

جناب چیئرمین۔ جی رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: Sir, this is a very important issue which I would like to bring to the notice of the Senate because this matter pertains to the powers of the Senate. It pertains to an attempt by this government or this regime once again to by-pass the Senate and it attempts a playing a fraud on the Constitution and doing what is not permissible under the Constitution or under any other pretext.

Sir, I place on the record of this House a news cutting of the 30th of May, 1999 of the "Dawn" Karachi. Sir, until today, I waited for two or three days that may be there is a contradiction from the government but till today there is no contradiction from the Federal government. This states that the Federal government has withdrawn the draft Bill from the National Assembly of Pakistan proposing conversion of the Central Board of Revenue i.e., CBR into the Pakistan Revenue Authority and decided to get it passed as a Money Bill

making a rider on the federal budget . Now sir, you look at Article 73 of the Constitution which defines what is a Money Bill, under no stretch of imagination can you treat this Bill converting CBR into the Pakistan Revenue Authority to be treated as a Money Bill. Article 73 is abundantly clear. Now this is being done and the report goes on , this Bill was tabled in the National Assembly of Pakistan by the Federal government in December, 1998. Now look at what this Bill seeks to do. It has initially proposed that CBR converted as PRA i.e., the Pakistan Revenue Authority would be an authority operating both on behalf of the Federal and the Provincial governments in matters of tax implementation. It will not only pertain to the running of implementation of the tax regime of the federal government but it will also go down to the provinces. So what is the problem of this issue being discussed in the Senate in which the smaller provinces or all the provinces are equally represented.

Let me go a little further sir, an official who has not been named in this , further goes on to say , another apprehension was that having proposed to include the tax implementation through PRA on behalf of provinces, the federal government would not be able to meet the deadline of getting it passed before the budget announcement, from the National Assembly. That official further reveals that the federal government having held , drawn out negotiations regarding the difficulty involved in getting the PRA Bill through, particularly in the Senate, decided that this should be taken as a Money Bill, make a rider Bill to the finance budget and it should be got passed on this lie, bypassing the Senate once again and look what it seeks to do. It does not only apply to the provinces but just let me read out to you a gist of what it seeks to do, it seeks to undermine the Constitution itself and how can that be done without taking the Upper

House into confidence, sir. It goes on that once the authority comes into existence, there would be no requirement for the tax policies and decisions to be approved by the Economic Coordination Committee of the Cabinet, that is the ECC. The PRA would not be bound to consult either economic related organs of the Governments in taking decisions to change the tax policies and it would be a financially autonomous body with the powers to determine its organizational budget. Now, look at the far reaching effects of this authority.

(At this stage the Azaan of Jumma Prayer was heard in the House)

Mian Raza Rabbani: Sir, just kindly see. Not only is it going to implement the regime for the Federal Government, it is going to do it for the provinces. It has the power to override ECC. It will not consult with any other financial organization or organ of the Federal Government and who is going to be doing this? Who is going to be doing this? It is going to be a Chairman and a Board and who are going to be the Chairman and the Board ? They are going to be employed from the private sector, bank employees for the sake of argument. People coming from IMF or World Bank will sit and control the functioning of the tax collection in the provinces. They will have the power to override ECC andsir, although these are very very serious considerations, apart from all of this, apart from the fact that the Constitution is being tinkered with. This is once again a crude attempt to bypass the Senate of Pakistan and I was there to request you, sir, because it is getting to *Jumma* time, that on Monday you kindly allocate time on this because other parties from the smaller provinces would like to express their views.....

جناب چیئرمین: پہلے factual بات تو پتہ کریں کہ کیا ایسی کوئی move ہے یا نہیں۔

Mian Raza Rabbani: Right, sir, then time be fixed.

جناب چیئرمین، ایک تو یہ کہ factual چیز کا پتہ کرلیں کہ کیا ہے

and whether it is far reaching and then we have a problem that the ultimate decision on this question is with the Speaker.

Mian Raza Rabbani : Sir, Nevertheless I agree with you that under the Constitution, a Bill to be declared as a money Bill has to be done by the Speaker. But if the Speaker is going to ride rough shot over the powers of the Senate then the Senate has the right to let the Speaker of the National Assembly know in unequivocal terms that he cannot usurp the powers of the Senate of Pakistan.

جناب چیئرمین، یہ کیسے کریں گے؟

Mian Raza Rabbani : Sir, this is our right. Sir, we can pass a motion of sensure, we can pass a resolution of sensure against the Speaker.

جناب چیئرمین ، اس سے پہلے ایک موقع آیا تھا کہ جب ہم نے اعتراض کیا تھا کہ انہوں نے غلط کیا ہے تو اس میں I remember, I think, one of the Senators or seven Senators went to the High Court of Sindh and questioned, there can be the matter pending. ایک سوال آیا تھا پہلے ' مجھے یاد ہے ۔ بہرحال یہ چیزیں دیکھیں گے۔ پہلے factual چیز کا تو پتہ چلے ۔ جی منسٹر صاحب۔

میاں محمد یسین خان وٹو ، میں یہی چیزیں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آئین میں اختیارات کا تعین کر دیا گیا ہے۔ نیشنل اسمبلی کے اختیارات کا بھی تعین کر دیا گیا ہے۔ میرے خیال میں قانون ' آئین ' اخلاقیات اور پارلیمانی روایات کے مطابق یہ مناسب نہیں ہوگا کہ جس چیز کا فیصلہ سپیکر صاحب نے کرنا ہے اس چیز کو آپ چیئرمین صاحب کے سامنے اٹھائیں ۔ جس چیز کا فیصلہ نیشنل اسمبلی نے کرنا ہے اس کو آپ یہاں پر اٹھائیں۔ آپ کے حقوق اپنے ہیں' ان کے حقوق اپنے ہیں۔ آئین کے

مطابق منی بل کی تشریح دی ہوئی ہے۔ آئین میں واضح طور پر آرٹیکل 73 کے کلاز 4 میں دیا گیا ہے۔

(مداخلت)

میاں محمد یٰسین خان وٹو: ابھی میں یہ عرض نہیں کر رہا کہ یہ question arise ہو گیا ہے۔ If any question arises whether a bill is a money bill or not, the decision of the Speaker of the National Assembly .....

جناب چیئرمین: نہیں، اس کے دو پہلو ہیں۔ پہلا تو یہ ہے کہ factually پتہ کر لیں کہ کوئی ایسی چیز ہے and then these questions will come into....

میاں محمد یٰسین خان وٹو: وہ پتہ کر کے سوموار کو بتائیں گے۔

جناب چیئرمین: سوموار کو بتا دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: لیکن منی بل کے بارے میں نیشنل اسمبلی اور سپیکر کو یہ اختیارات ہیں۔

جناب چیئرمین: لیکن factually پتہ کر دیں۔

Mian Raza Rabbani : We will stand up for this.

جناب چیئرمین: نہیں stand up ضرور کریں لیکن اس کا طریقہ کار کیا ہوگا۔ دیکھیں as I said, میرے ذہن میں پہلے ایک ایسا incident ہے کہ جب سینٹ نے اس سے اختلاف کیا تھا اور سینیٹرز نے اس کو question کیا تھا they went to the High Court اور کہا کہ سپیکر کا فیصلہ غلط ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ طریقہ کار کیا ہے۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

(مداخلت)

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میرا ایک non-controversial سا مسئلہ ہے، اپنے علاقے کی چھوٹی سی ایک مجبوری اور ایک تکلیف بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جناب والا، یہاں پر دو ایڈمنسٹریشنز ہیں، ایک صوبائی ایڈمنسٹریشن ہے، جو معاملہ صوبائی ہو، وہ ڈپٹی کمشنر یا کمشنر کے نوٹس میں لایا جاتا ہے اور جو مرکزی ہو وہ مرکزی حکومتوں کے افسران کے نوٹس میں لایا جاتا ہے۔ لیکن جناب! وہاں جو کنٹونمنٹ بورڈ فنکشنز کر رہے ہیں ان کا طریقہ کار یا discipline کوئی نہیں ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ کرنا

چاہیں کر دیتے ہیں۔ ہمارے ایریا میں ایک بہت بڑا گاؤں ہے، تین چار ہزار کی آبادی ہے، وہ کنٹونمنٹ ایریا میں آتا ہے، اس کے ایک طرف جو گزرگاہ ہے، جہاں سے چھ سڑکیں مین روڈ پر چڑھتی ہیں، اس کے آگے کنٹونمنٹ بورڈ والے دیوار بنا رہے ہیں۔ ان کی تمام دکانیں سیل کر دی گئی ہیں اور دیوار بھی بنا رہے ہیں اور اس طرح گاؤں کا سارا راستہ بلاک ہو گیا ہے لیکن وہاں نہ کمشنر کے پاس کوئی اختیار ہے، نہ ڈپٹی کمشنر کے پاس جا سکتے ہیں، نہ کسی اور افسر کے پاس جا سکتے ہیں۔ میری جناب والا! مودبانہ گزارش ہو گی جناب وٹو صاحب سے کہ ایک representation اس علاقے کے دیہات والوں نے مجھے بھجوائی ہے۔ میں وہ وزیر پارلیمانی امور کو پیش کرتا ہوں کہ اس کے متعلق انکوائری فرمائی جائے اور ان کی تکلیف کا ازالہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب اس کو دیکھ لیں۔ قطب الدین صاحب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو: جناب والا! جس طرح آپ نے ارشاد فرمایا، فاضل ممبر صاحب نے فرمایا میں اس سلسلے میں اسے متعلقہ منسٹری میں inquiry کے لئے بھیجتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی قطب الدین صاحب۔ ذرا مختصر کریں کیونکہ انہوں نے بھی سوال پوچھنے ہیں۔

خواجہ قطب الدین: جناب یہ ایک important matter ہے۔ ہم نے کل forcefully and unitedly کشمیر میں لائن آف کنٹرول کے سلسلے میں ایک resolution پاس کیا تھا۔ اب آپ کو جیسے معلوم ہے، میرے خیال سے مشاہد حسین صاحب نے بھی press conference کی تھی۔ I wanted to raise this point of order yesterday لیکن time نہیں تھا کہ Indian Government has started jaming Pakistan TV, they are depriving the Indians from the correct and factual position, news جو آ رہی ہیں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان ٹی وی کی credibility بہت enhance ہو جاتی ہے۔ جس کے لئے میں مشاہد حسین صاحب اور پرویز صاحب کو congratulate کرتا ہوں۔

(مداخلت)

Khawaja Qutabuddin: Sir, the dangerous aspect of this is

جیسے ہم سب لوگوں نے briefing میں یہ notice کیا تھا، اور سرتاج عزیز صاحب میرا خیال تھا یہاں

بیٹھیں گے اور جواب دیں گے، لیکن اس وقت سرتاج صاحب نے بھی یہ بتایا کہ وہاں صرف چند مجاہدین کے خلاف تقریباً thrity, forty thousand forces لاتا اور seventy/eighty planes لاتا

there seems to be some ulterior motives, they are jaming the Pakistan TV so that the Indian public should not know

کیونکہ ان کا جتنا پہلے جھوٹ تھا وہ انڈین پبلک کو پاکستان ٹی وی کے ذریعے معلوم ہوتا رہاتو وہ Indian public opinion Pakistan کے خلاف develop نہیں کر سکے۔

now with the absense of Pakistan TV providing some credible news to the Indian people

تو وہاں وہ ایک public opinion develop کرنا چاہ رہے ہوں گے اور میں جو روزانہ ان کا ٹی وی دیکھ رہا ہوں I think they are up to something پاکستان گورنمنٹ کو بڑا چوکنا رہنا چاہیئے لیکن more important still is sir کہ ہمارے lack of resources کی وجہ سے ہم نے internationally اپنی پوزیشن کو اتنا زیادہ متاثر کن نہیں بنایا جتنا کہ انڈین کر رہے ہیں اور یہ بات میں بھی ہمیں ظاہر ہوئی کہ وہ ہماری just پوزیشن پر اپنی illegal پوزیشن سے، جو انہوں نے media وار شروع کی ہوئی ہے، اس سے وہ upperhand لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

میں یہ گزارش کروں گا، اگر سرتاج عزیز صاحب ہوتے تو شاید جواب دیتے، کہ پاکستان ٹی وی کو کہا جائے بلکہ ان کو resources فراہم کیے جائیں whatever means I اگر وہ penetrate کر سکیں with the credible information to the Indian Public تاکہ وہ جو انڈین پبلک opinion develop کر رہے ہیں اس کو defuse کریں۔ اس کے علاوہ ہمارے جو missions abroad ہیں ان کو instruct کیا جائے کہ they explain to the people that what is the factual position, what is the correct position. کہیں ایسا نہ ہو کہ انڈیا کوئی بہت بڑا قدم اٹھائے اور اس وقت public opinion انڈیا کے پیچھے ہو اور ہمارے خلاف ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : شکریہ جی۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔ مختصر کریں اب ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے۔اس کے بعد جالب صاحب ہیں اور اس کے بعد پراچہ صاحب۔ پہلے اقبال حیدر صاحب جی۔

سید اقبال حیدر : جناب میں آپ کی توجہ مبذول کرا رہا ہوں کہ تین دن پہلے میں نے ایک

Call Attention Notice آپ کے دفتر میں جمع کرایا تھا اور Rule 59(2) کے تحت Call Attention Notice کے لیے صرف دو گھنٹے کا نوٹس چاہیئے ہوتا ہے اور وہ اسی ہفتے میں آپ لاسکتے ہیں۔

Mr. Chairman : May be I have ruled it out and may be it is not an appropriate Call Attention Notice.

Syed Iqbal Haider : Sir, it is a Call Attention Notice.

جناب چیئرمین : یہ تو آپ کہہ رہے ہیں ۔ وہ اگر میں نہیں لایا تو اس کا مطلب ہے I am not satisfied with it. تو یہ سوال ہاؤس میں نہیں اٹھانے چاہئیں۔

سید اقبال حیدر : I know, I know وہ سوال ہاؤس میں نہیں اٹھانے چاہئیں I agree with you لیکن میں صرف آپ کی توجہ Section 294(a) of Pakistan Penal Code which imposed complete prohibition on all lotteries and it also says that whosoever publishes any ...

Mr. Chairman : So, Now I know why I ruled it out, you wanted to act as a Court of Law and as a Judge of 294(a).

آپ مجھ سے فیصلہ لینا چاہتے ہیں کہ یہ illegal ہے ۔ میں کیسے فیصلہ کروں؟

سید اقبال حیدر : جناب آپ لاء تو دیکھ لیں۔

جناب چیئرمین : مسئلہ یہ ہے کہ میں لاء دیکھوں تو پھر فیصلہ کروں ۔

Syed Iqbal Haider : Call Attention of the Minister of Interior who is bound to....

جناب چیئرمین : who is going to decide کہ یہ legal ہے کہ illegal ہے ۔ بھئی مجھے یہ بتائیں ۔ اگر ایک چیز چل رہی ہے اور عدالت نے انہیں نہیں روکا ہے تو میں کیسے روک دوں۔

سید اقبال حیدر : جناب آپ نہیں روکیں، میں خود وزیر سے کہتا ہوں کہ وہ اس پر اپنا بیان دے دیں، policy statement دے دیں کہ ان کی کیا رائے ہے؟

Mr. Chairman: You see what comes first, you listen to the opinion of the Minister on a Call Attention Notice.

Syed Iqbal Haider: Sir, I do not want the opinion of the Minister, I want to make a point that the Minister is failing in discharging primary duty.

Mr. Chairman: So, my opinion is reaffirmed that this is not a proper Call Attention Notice.

Syed Iqbal Haider: Sir, 294 (a) and 294 (b) there are two sub-sections, which impose......

جناب چیئرمین: جی بالکل آپ عدالت میں جائیں، It's not a proper Call Attention Notice آپ عدالت میں جائیں۔

سید اقبال حیدر: اب آپ کے فیصلوں کے بارے میں ہم عدالت میں جائیں۔

جناب چیئرمین: میں وہی کہہ رہا ہوں جی کہ 294 کا فیصلہ میں کیسے کر سکتا ہوں۔ آپ کل کہہ دیں گے کہ جی فلانی جگہ murder case ہوا ہے تو اس کا فیصلہ دے دیں کہ فلاں پھانسی لگ جائے-----

سید اقبال حیدر: میری تو آپ بات ہی نہیں سن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: میں آپ کی بات کیسے سنوں، پہلے

You are out of order raising this question. You should have so much respect to the Chair, so, you should not raise such a question in the House. You questioned my judgement

کہ جی آپ نے وہ روکا ہوا ہے۔ میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ میں نے rule out کر دیا ہے

and I amright in doing this because what you are thinking it is wrong. Please show first some propriety and form

پھر بعد میں بات کریں۔ یہ غلط طریقہ ہوتا ہے کہ آپ پہلے میری judgement کو یہاں question

کرتے ہیں open House میں ' جو قانون اجازت نہیں دیتا اور پھر غلط پوائنٹ اٹھاتے ہیں۔ sorry, sorry یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ یہ طریقہ بالکل ہی غلط ہے۔

سید اقبال حیدر، آپ کو پتہ ہی نہیں ہے ' آپ میری بات سنے بغیر اپنا فیصلہ دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، میں نے اس کو rule out کر دیا ہے ' اگر آپ question کرنا چاہتے ہیں تو چیمبر میں آئیں۔ I have ruled it out, if you want to question it come to my chamber.

سید اقبال حیدر، یہ آپ ابھی بتا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، O.K. جی ان کو بھی inform کر دیں کہ it has been ruled out. یہ تو ایک out of courtesy میں رکھ چھوڑتا ہوں کہ rule out نہ کروں۔ آپ آئیں گے بات کر لوں گا' آپ ہاؤس میں آ کے question کرتے ہیں' challenge my judgement.

سید اقبال حیدر، جناب میں ہاؤس میں آپ کی judgement کو question نہیں کرتا ہوں۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ براہ مہربانی اس کو Order of the Day پہ لے آئیں۔ آپ خود اس کو غلط انداز میں لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، تو پھر میرے ساتھ آ کر بات کر لیا کریں۔

as I said after hearing out, I am convinced, I am right, its a question that I can not go to reply out of law, no this is not question for hearing.

جی حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ، شکریہ جناب چیئرمین! میرا پوائنٹ آف آرڈر self explanation پر مبنی ہے کیونکہ یہ تحریک استحقاق بھی بنتی تھی لیکن میں صحافت کی آزادی کا قائل ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ صحافی جو کچھ ہمارے بارے میں یا ملکی حقائق کو منظر عام پر لائیں لیکن گذشتہ 31 مئی 1999ء کے روزنامہ "پاکستان" کے ایڈیٹوریل بورڈ نے بعنوان "سینیٹر حبیب جالب اور ان کے ہمنوا" ایک اداریہ لکھا ہے' اس پر مجیب الرحمن شامی کے باقاعدہ دستخط بھی ہیں۔ مجھے اس کالم کے دیگر حصوں پر کوئی

اعتراض نہیں ہے، کیونکہ وہ لکھنا چاہیں وہ لکھ سکتے ہیں، ان کو حق حاصل ہے۔ صرف میں چند وضاحتیں کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ "بلوچستان کی بعض نسل پرست جماعتوں نے 28 مئی کا دن، ایٹمی دھماکوں کے خلاف یوم سیاہ کے طور پر منایا"۔

پہلی بات یہ ہے کہ بلوچستان میں اس وقت racialist party نہیں ہے جو racial segregation پر یقین رکھتی ہو، جو نسلی تفریق، نسلی برتری اور نسلی تباہی کی پالیسی رکھتی ہو، ایسی کوئی جماعت موجود نہیں ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کو دنیا نے رد کر دیا ہے، جو عالمی تہذیب اور بقاء کے خلاف ہیں۔ جو لوگ نسلوں کی تباہی و بربادی کے لئے ایٹمی ہتھیار بنا چکے ہیں، وہ دراصل نسل پرست پارٹیاں ہیں اور ایسا لکھنے والے اور قلم اٹھانے والے ہی دراصل نسل پرست کہے جا سکتے ہیں۔ لیکن بلوچستان میں جن پارٹیوں نے، جن میں بلوچستان نیشنل پارٹی، جس میں بلوچستان نیشنل موومنٹ، جس میں پختون خوا، جس میں عوامی نیشنل پارٹی نے مشترکہ طور پر جلسے جلوس کئے ہیں، یوم سیاہ کے طور پر پوکھران اور چاغی دونوں کو منایا ہے۔ ایسی صورت میں ایسی پارٹیوں پر نسل پرستی کا الزام لگانا دراصل یہ ثابت کرنے کے مترادف ہے کہ جو racial parties کی definition ہے، اس میں وہ لوگ آتے ہیں کہ جو ایٹمی ہتھیاروں کی حمایت کرتے ہیں۔ دوسرے نمبر پر، ہماری پارٹیاں جو ہیں،

(مداخلت)

جناب چیئرمین : جی ان کا point of view ہے، یہ ان کا نقطہ نظر ہے، آپ اپنا نقطہ نظر رکھیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اپنی بات کرے، he can believe anything he wants ایک طرف آزادی صحافت کی بات کرتے ہیں، دوسری طرف جب وہ بات کرتے ہیں تو آپ ان کو روکتے ہیں کہ مجھے اس سے اختلاف ہے۔ آپ اپنا نقطہ نظر پیش کریں، ان کو اپنا نقطہ نظر پیش کرنے دیں۔ اس وقت ان کو فلور دیا ہوا ہے۔

جناب حبیب جالب بلوچ : شکریہ جناب۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہماری پارٹیوں نے ایک سرزمین سے جنم لیا ہے۔ ہمارا بلوچستان، پختونوں کی سرزمین یا سندھ یا پنجاب صدیوں سے قائم ہے اور گزشتہ ایک صدی سے جن پارٹیوں نے جنم لیا یہ انہی کا تسلسل ہے لہذا ہماری پارٹیوں پر نسل پرستی کا الزام لگانا انتہائی غلط ہے۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں۔

تیسری بات یہ ہے کہ racialism کے خلاف، سو استیکا کا نشان جو فاشسٹ نشان ہے، جو ہٹلر کا

نشان ہے، آج کل تمام رکشوں ، موٹروں پر موجود ہے۔ کوئی شخص جو عالمی پیمانے پر سواستیکا کا نشان لگا کے گھومے اس کو فوری طور پکڑا جاتا ہے اور اس پر کیس چلایا جاتا ہے لیکن اس ملک میں فاشسٹ نشان کو کیا مجیب الرحمٰن شامی نے ہدف تنقید بنایا ہے؟ کیا انہوں نے لوگوں کو سمجھایا ہے کہ سواستیکا کا نشان لوگوں کی نسل کشی کا نشان ہے۔

چوتھی بات انہوں نے یہ کہی ہے کہ "بلوچستان کی جو پارٹیاں ایٹم بم کے خلاف غم و غصے کا اظہار کر رہی ہیں وہ بصد شوق ایسا کریں لیکن ایٹمی دوڑ کے ذمہ دار کا تعین کریں" میں شامی صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ جولائی میں جو ہمارا اجلاس ہوا تھا اس میں ہم نے چار صفحے پر مشتمل مرکزی سیکریٹری جنرل کو رپورٹ پیش کی تھی۔ اس میں ہم نے ہندو Chauvinist واجپائی کو اور پھر اس سینیٹ کے فلور پر کہا تھا کہ یہ کٹر ہندو، orthodox ہندو ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ پاکستان کو اس ڈگر پر لگائیں تاکہ ان کی اکانومی کو shatter کریں۔ اس وقت ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ کا واحد ذمہ دار ہندوستان ہے لیکن لوگ اندھی تقلید کرتے ہوئے اسی راہ پر چل رہے ہیں حالانکہ اس کو موخر کیا جا سکتا تھا اور ہندوستان کو international diplomacy میں isolate کیا جا سکتا تھا لیکن شامی صاحب! آپ نے اس لیے اس کو isolate نہیں کیا کہ آپ کا ہندوستان کے ساتھ گہرا تعلق ہے کیونکہ انہوں نے آگے چل کر کہا ہے۔

جناب چیئرمین: مختصر کریں آپ نے تو پورا تبصرہ ہی شروع کر دیا۔

جناب حبیب جالب بلوچ : بس جی آخری ایک دو منٹ۔ انہوں نے کہا کہ حبیب جالب ان کے رفقاء سے پوچھیں کہ کہیں آپ آل انڈیا کی باقیات کے ترجمان تو نہیں بن رہے ہیں کہ بلوچستان میں بھی تو گاندھی جی اور نہرو جی کو پرنام کرنے والے طرہ باز موجود رہے ہیں اور اب انہی کے بیٹے اور پوتوں نے علاقے میں دھونی رچائی ہوئی ہے۔

میں شامی کو، جو پتہ نہیں شام سے آئے ہیں یا کہاں سے آئے ہیں، کہنا چاہتا ہوں کہ جناب ہندوستان کے ساتھ بلوچستان کا نہ تو تاریخی رشتہ رہا ہے، نہ تہذیبی رشتہ رہا ہے، نہ ریاستی رشتہ رہا ہے۔ انگریزوں نے زبردستی ہمارے ایک پورشن کو، برٹش بلوچستان کو ہندوستان کا ایک صوبہ چند سالوں کے لیے بنایا تھا۔ 1410 سے لے کر 1948 تک بلوچستان کا کوئی بھی رشتہ کسی بھی حوالے سے ہندوستان سے نہیں رہا ہے، نہ خونی، نہ تہذیبی اور نہ قومی رشتہ۔ شامی صاحب آپ کا رشتہ ہندوستان کے ساتھ ہے۔

آپ کا تعلق مغربی پنجاب سے ہے اور ایک مشرقی پنجاب ہندوستان میں موجود ہے۔ آپ ایک طرف تو ہندوستان کے مقابلے کے لیے کشمیر کی بات کرتے ہیں، ایٹمی دھماکہ بھی کرتے ہیں، ہتھیاروں کی دوڑ میں حصہ لیتے ہیں اور دوسری طرف ہندوستان کی طرف بس بھی آپ ہی چلاتے ہیں۔ ہندوستان کا گڑ اور شکر لاہور کے بازاروں میں بکتا ہے۔ وہ لاہور ڈیکلریشن تھا جس کی ہم نے حمایت کی ہے لیکن آپ ایک طرف ہمارا سارا پیسہ ایٹمی ہتھیاروں پر لگاتے ہیں کیونکہ آپ کے لیے بھاگنے کا راستہ ہے۔ آپ غدار ہو سکتے ہیں، آپ غدار بن سکتے ہیں، آپ نے مشرقی پاکستان توڑا ہے۔ میں ثابت کرتا ہوں کہ آپ لوگ مشرقی پاکستان کو توڑنے کے ذمہ دار ہیں۔ ہم نے آج تک پاکستان کا ایک انچ بھی نہیں توڑا ہے۔ ہم اپنی سرزمین پر موجود ہیں۔ ہمارے لیے ہندوستان کے دروازے بند ہیں، آپ کے لیے کھلے ہیں۔ آپ اسی بنیاد پر ہندوستان سے ویزا لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین، بس جی اب کسی اور کو بھی موقع دیں۔ عالی صاحب بھی اسی پر کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی: محترم حبیب جالب صاحب کی گفتگو کے صرف ایک نقطے پر اعتراض ہوا۔ انہوں فرمایا کہ نسلی بنیادوں پر انہوں نے ایٹمی دھماکے کی مخالفت کی تو انہوں نے روانی میں شاید فرما دیا۔ اصل میں تو وہ لوگ نسلی مزاج کے ہیں جو اس دھماکے کی موافقت کرتے ہیں۔ یعنی جوابی دھماکہ پاکستان نے کیا، آپ گورنمنٹ کو کچھ کہتے، گورنمنٹ بیٹھی ہے جواب دیتی لیکن انہوں نے جیسے عام شہری کو بھی جو جوابی دھماکے کے حق میں ہے، حق میں رہا، اس سے ضروری سمجھتا ہے، ضروری نہیں بلکہ ناگزیر سمجھتا ہے اور اپنے قلم کی زبان سے اس کے حق میں لکھا ہے۔ جناب میں نے اس کے لئے نغمہ بھی لکھا ہے۔ جو broadcast ہو رہا ہے اور مفت لکھا ہے، میں نے حکومت سے کوئی پیسہ نہیں لیا۔ مجھ جیسے کروڑوں پاکستانی یہاں موجود ہیں جو جوابی دھماکے کو بر وقت بھی سمجھتے ہیں نہ صرف یہ کہ دو مہینے late ہوتا، ایک مہینہ late ہوتا، وہ ان کا نقطہ نظر ہے بہت محترم ہیں لیکن نہایت ضروری سمجھتے ہیں، ناگزیر سمجھتے ہیں اور حکومت کو منانے پر تل جاتے ہیں، اگر یہ دھماکہ نہ ہوتا وہ یہاں تک محسوس کرتے ہیں تو اس میں آپ کو معلوم ہے کہ بعض اوقات میں حکومت کی مخالفت بھی کرتا ہوں، الگ بیٹھتا ہوں لیکن اس معاملہ میں، معاملہ کو معاملہ دیکھنا چاہئیے۔

اب جہاں انہوں نے مجیب الرحمٰن شامی صاحب کو، میں آپ کی توجہ دلاؤں گا کہ آپ ہی کی

روایت یہ ہے کہ وہ جو اپنے آپ کو defend کرنے کے لیے اس House میں موجود نہ ہو اس کا حوالہ تو دیا جا سکتا ہے لیکن اس پر اتنا تفصیلی حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں قطعاً مجیب الرحمٰن شامی صاحب کی تحریر کی یہاں موافقت نہیں کر رہا۔ اس کا موقع نہیں ہے، کر سکتا ہوں لیکن موقع نہیں ہے۔ صرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ کیا اچھا ہو اگر آپ ان کے بارے میں جو انہوں نے remarks دیئے ہیں، یہ اپنا اصولی موقف رکھتے لیکن انہوں نے ان کے بارے میں جو ایسے remarks دیئے ہیں جن کو آپ شاید ناپسند نہ فرمائیں ان کو expunge فرما دیتے تو بہت اچھا ہوتا۔

جناب چیئرمین۔ اگر کوئی unparliamentary ہو گا تو دیکھ لیں گے، otherwise جس طرح اخبار کو لکھنے کا حق ہوتا ہے، ممبر کو اپنی بات کرنے کا حق ہے۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ ان کو بھی حق ہے۔

جناب چیئرمین۔ ان کو بھی حق ہے، ان کو بھی حق ہے تو میں آزادی اظہار رائے کو تو نہیں روک سکتا۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ حق کا مسئلہ ہوتا ہے کہ آپ کی --------------

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ جو اپنے آپ کو defend نہیں کر سکتا اس پر یہاں اعتراض اور تنقید نہیں کی جا سکتی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے وہ تو members ہیں وہ تو ممبرز پر ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ اس بات کا بہرصورت ان کو خیال رکھنا چاہیئے تھا اور جناب والا! میں عرض کروں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو۔ انہوں نے اس طریقے سے اس سارے معاملے کو پیش کیا ہے جیسے یہ ہے کہ سارا ملک وہی سوچتا ہے جو ان کے خیالات ہیں۔ نہیں ہمارے ملک کا مفاد بھی اس میں تھا کہ جب ہندوستان نے دھماکہ کیا تو ہم دھماکہ کرتے اس کا جواب دیتے اور حکومت نے صحیح جواب دیا ہے۔ عوام کی خواہش بھی یہی تھی اور عوام کی اب بھی رائے یہی ہے کہ اس سے پاکستان کا دفاع مضبوط ہوا ہے۔ اگر ایک فاضل ممبر کو اختلاف ہے تو انہیں اختلاف کرنے کا حق ہے لیکن یہ قومی مفاد

میں تھا، قومی دفاع کے لئے ضروری تھا اور سارے عوام کی خواہش کے مطابق یہ دھماکہ کیا گیا ہے۔ ہم نے پہل نہیں کی، ہندوستان کے جواب میں کیا ہے اور ہمارے ساری دنیا کے متعلق اچھے جذبات ہیں۔ ہم جنگ کے قائل نہیں لیکن دفاع کے قائل ہیں اور اس حیثیت سے یہ اقدام حکومت نے کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی O.K ۔ جی جناب احسان الحق پراچہ صاحب، احسان الحق پراچہ صاحب۔ ان کو نہ دوں ان کو روک دوں کہ آپ اس سلسلے میں بات نہیں کر سکتے صرف ڈاکٹر صاحب کریں گے تو کیا کروں۔ دیکھیں وہ کبھی کبھی بات کرتے ہیں۔ انہوں نے موقع مانگا ہے ان کو دیا گیا ہے۔ ان کو بات کرنے دیں پھر آپ بات کرلیں۔

جناب احسان الحق پراچہ۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ current Financial Year کے بجٹ Annual Development Plan کے مد میں تعمیر وطن پروگرام کے تحت MNAs اور Senators کے funds مختص کئے گئے۔ اس دفعہ حکومت نے اپوزیشن کو بھی fund دینا کا فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلے کے تحت اپوزیشن کے ممبران کو خط بھی لکھا گیا ہے کہ 90 لاکھ کی development سکیمیں آپ دے سکتے ہیں۔ میں اپنا عرض کرنا چاہتا ہوں باقی کا تو مجھے پتا نہیں ہے، میں نے کچھ عرصہ انتظار کیا کہ شاید یہ مذاق ہی نہ ہو پھر Secretary Local Bodies کی طرف سے بھی خط آیا، reminder آئے اور ان سے پوچھا بھی گیا تو اس یقین دہانی کے بعد وہ سکیمیں بھیجیں۔ ابھی تین چار دن ہوئے میں نے Joint Secretary Local Bodies سے پوچھا کہ سرگودھا کے تمام MNAs کو ان کے funds allocate ہو گئے ہیں، سکیمیں approve ہوگئی ہیں اور میرے ابھی تک funds release نہیں ہوئے تو Secretary صاحب نے کہا کہ جی پراچہ صاحب میں تو اس معاملے میں کچھ نہیں کہہ سکتا مجھے پتا نہیں ہے Joint Secretary صاحب کو پتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال مسئلہ آپ کے funds. کا ہے۔

جناب احسن الحق پراچہ۔ جی funds release نہیں ہوئے باوجود اس بات کے کہ دو مرتبہ یقین دہانی کرائی گئی، reminder بھیجے جناب۔

میاں محمد یسٰین خان وٹو۔ میں وزیر بلدیات کو اس سلسلے میں کہوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ میاں صاحب ذرا اس کو دیکھ لیں کہ مسئلہ کیا ہے۔ Time تھوڑا ہے آپ کا مسئلہ note کرلیا ہے۔ جی جناب حئی صاحب مختصر بات کریں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب مختصر بات کروں گا کیونکہ ابھی وقت بھی نہیں ہے، نماز کا time ہے۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا۔ جناب والا! میں وزیر پارلیمانی امور کا احترام کرتا ہوں لیکن جناب یہاں اس ملک میں دو رائے ہیں۔ ہم جیسے لوگ یہ رائے رکھتے ہیں کہ تمام دنیا میں ایٹمی اسلحہ کو دفن کیا جائے۔ یہ مہلک ہتھیار ہے، انسان دشمن ہتھیار ہے۔ تمام دنیا اس ایٹمی اسلحہ سے پاک ہو جائے اور اس دنیا میں ایٹمی اسلحہ کی دوڑ کا خاتمہ ہونا چاہیئے۔ اس پر اجارہ داری ختم ہو جانی چاہیئے۔ ہمارے جیسے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ ملک کے چودہ کروڑ عوام اپنے ملک کا دفاع کر سکتے ہیں اور سب سے بہترین دفاع کے ضامن عوام ہوتے ہیں۔ عوام کی طاقت، انسانی resource سب سے اعلیٰ ترین resource ہے۔ ہم جیسے لوگ اس کی بات کرتے ہیں کہ ہم چودہ کروڑ عوام اپنے ملک کا دفاع کر سکتے ہیں اور اسی لئے ہم ایٹمی دھماکوں کے، چاہے وہ پوکھران کا ہو یا چاغی میں، اس کی ہم نے اس معزز ایوان میں بھرپور مخالفت کی ہے۔ جب بھارت نے 13 مئی کو دھماکہ کیا تھا تو اس وقت بھی ہم نے مخالفت کی تھی اور جب 28 مئی کو دھماکہ کیا گیا تو اس وقت بھی ہم نے مخالفت کی۔ یہ ایک اصول کی بات ہے۔ اکثریت کی دو رائیں ہیں۔ ہمارے بلوچستان کی پارٹیاں اور عوام پوری دنیا میں ایٹمی اسلحہ اور دھماکوں کے خلاف ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ انڈیا کو بھی دھماکہ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اس نے بھی اپنے غریب عوام کے ساتھ ظلم کیا ہے۔

جناب والا! اسی حوالے سے عرض کروں گا کہ حکومت نے چاغی میں جو لوگ متاثر ہوئے ہیں، جہاں دھماکہ ہوا ہے وہاں دس، بیس کلو میٹر میں کچھ دیہات متاثر ہوئے ہیں۔ ان کی آبادکاری کے لئے حکومت نے کچھ رقم فراہم کی ہے۔ اب وہ رقم ان کے لوگ اپنی جیبوں میں ڈال رہے ہیں اور چاغی کے آس پاس کے گاؤں کے جو لوگ متاثر ہوئے ہیں ان کو رقم نہیں مل رہی۔ جناب والا! اس کی تحقیق کریں کہ یہ رقم خدا کے لئے اصل متاثرہ لوگوں کو ملنی چاہیئے۔ یہ مسلم لیگی غریبوں کا مال بھی کھا جاتے ہیں۔ یہ کیا مصیبت ہے؟

جناب چیئرمین۔ شکریہ، قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ۔ جناب والا! کافی دن ہوئے میں نے گزارش کی تھی کہ سندھ سے سترہ سو ڈاکٹروں کو نکالا گیا تھا، اس پر وزیر موصوف نے کہا تھا کہ اس مسئلے کو ہم consider کریں گے۔ ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب چیئرمین۔ میاں صاحب! سندھ کے سترہ سو ڈاکٹروں کے متعلق وزیر صحت کو یاد کرا

دیں کہ وہ اس مسئلے کو consider کریں اور جواب دیں۔ عالی صاحب۔

ڈاکٹر جمیل الدین عالی۔ جناب والا! جب سندھ cyclone پر بحث ہو رہی تو میں نے پرچی کے ذریعے آپ سے درخواست کی تھی۔ آپ نے صریحاً وعدہ فرمایا تھا کہ آپ مجھے اس پر گفتگو کا موقع دیں گے۔ کیا آپ پرسوں یا کسی بھی وقت مجھے تقریر کا موقع دیں گے؟

جناب چیئرمین۔ انشاء اللہ آپ کو ضرور موقع دیں گے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! تعمیر وطن کے متعلق میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب چیئرمین ۔ تعمیر وطن کے متعلق بھی کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے، یہ پچاس دفعہ آ چکا ہے

The House is adjourned to meet again on 7th June at 5.30. p.m.

(The House was then adjourned to meet again on Monday, 7th June at 5.30. p.m.)